عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۱۶ تا ۲۲ جمادی الاول ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵ ستمبر ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۱۷

مباہلہ کی حقیقت

ختم نبوت اور وحدت ملی

ناموسِ رسالتؐ اور اس کا تحفظ

دُنیا بعثت سے پہلے اور بعثت کے بعد

تاحیات ممبران

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ و بیلجیئم

مولانا محمدؐ اکرم طوفانی کا سفرِ برطانیہ

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

صرف امیر آدمی ہی حج کرکے جنت کا مستحق نہیں، بلکہ غریب بھی نیک اعمال کرکے اس کا مستحق ہوسکتا ہے

س...... حج کرکے صرف امیر آدمی ہی جنت خرید سکتا ہے، کہ اس کے پاس حج پر جانے کے لئے مناسب رقم ہے اور وہ ہزاروں لاکھوں نمازوں کا ثواب حاصل کرسکتا ہے۔ جبکہ غریب محروم ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل صرف امیروں پر ہے۔ آج کے زمانے میں کسی کا حج بھی قبول نہیں ہورہا کیونکہ میدان عرفات میں لاکھوں فرزندان توحید اعدائے اسلام (خاص طور پر اسرائیل، امریکہ، روس) کے نابود ہونے کی دعا بڑے خشوع و خضوع سے کرتے ہیں اور ان کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا۔ دنیا سے برائی ختم ہونے کی دعا کرتے ہیں، لیکن برائیاں بڑھ رہی ہیں۔ گویا یہ ان دعاؤں کے نامقبول ہونے کی علامات ہیں؟

ج...... حج صرف صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ مگر جنت صرف حج کرنے پر نہیں ملتی، بہت سے اعمال ایسے ہیں کہ غریب آدمی ان کے ذریعہ جنت کماسکتا ہے۔ حدیث میں تو یہ آتا ہے کہ فقراء و مہاجرین امراء سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے۔ حج کس کا قبول ہوتا ہے اور کس کا نہیں؟ یہ فیصلہ تو قبول کرنے والا ہی کرسکتا ہے، یہ کام میرے آپ کے کرنے کا نہیں۔ نہ ہم کسی کے بارے میں یہ کہنے کے مجاز ہیں کہ اس کی فلاں عبادت قبول ہوئی یا نہیں۔ البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے شرائط کی پابندی کے ساتھ حج کے ارکان صحیح طور پر ادا کئے اس کا حج ہوگیا۔ رہا دعاؤں کا قبول ہونا یا نہ ہونا، یہ علامت حج کے قبول ہونے یا نہ ہونے کی نہیں۔ بعض اوقات نیک آدمی کی دعا بظاہر قبول نہیں ہوتی اور برے آدمی کی دعا ظاہر میں قبول ہوجاتی ہے۔ اس کی حکمتیں اور مصلحتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ برائی اور شر کے غلبہ کی وجہ سے نیک لوگوں کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ نیک آدمی عام لوگوں کے لئے دعا کرے گا، حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے کہ تو اپنے لئے جو کچھ مانگنا چاہتا ہے مانگ، میں تجھ کو عطا کروں گا لیکن عام لوگوں کے لئے نہیں۔ کیونکہ انہوں نے مجھے ناراض کرلیا ہے۔ (کتاب الرقائق صفحہ ۱۵۵، ۲۸۴)

اور یہ مضمون بھی احادیث میں آتا ہے کہ تم لوگ نیکی کا حکم کرو اور برائی کو روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو عذاب عام کی لپیٹ میں لے لیں۔ پھر تم دعائیں کرو تو تمہاری دعائیں بھی نہ سنی جائیں۔ (ترمذی صفحہ ۳۹ جلد ۲)

اس وقت امت میں گناہوں کی کھلے بندوں اشاعت ہورہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بہت کم بندے رہ گئے ہیں جو گناہوں پر روک ٹوک کرتے ہوں۔ اس لئے اگر اس زمانے میں نیک لوگوں کی دعائیں بھی امت کے حق میں قبول نہ ہوں تو اس میں قصور ان نیک لوگوں کا یا ان کی دعاؤں کا نہیں بلکہ ہماری شامت اعمال کا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں۔

حج اور عمرہ کی فرضیت

کیا صاحب نصاب پر حج فرض ہوجاتا ہے؟

س...... ایک مولانا صاحب کہتے ہیں جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ۵۲ تولہ چاندی ہو وہ صاحب مال ہے اور اس پر حج فرض ہوجاتا ہے یعنی جو صاحب زکوٰۃ ہے اس پر حج فرض ہوجاتا ہے؟ اسلام کی روشنی میں جواب دیں۔

ج...... اس سے حج فرض نہیں ہوتا بلکہ حج اس پر فرض ہے جس کے پاس حج کا سفر خرچ بھی ہو اور غیر حاضری میں اہل و عیال کا خرچ بھی ہو۔ مزید تفصیل "معلم الحجاج" میں دیکھ لی جائے۔

حج کی فرضیت اور اہل و عیال کی کفالت

س...... الف ملازمت سے ریٹائرڈ ہوا، دس ہزار روپے بقایا جات یکمشت گورنمنٹ نے دیئے، اب یہ رقم حج کرنے کے لئے اور اس عرصہ تک اس کے اہل و عیال کے خرچ کے لئے کافی ہوتی ہے مگر جب حج سے واپس آنا ہوگا تو روزگار کے لئے الف کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا۔ کیا ایسی حالت میں الف پر حج فرض ہوگا یا نہیں؟

۲...... قاسم کی دکان ہے اور اس میں آٹھ ہزار روپے کا سامان ہے جس کی تجارت سے اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتا ہے اور اگر قاسم دکان بیچ کر حج کرنے چلا جائے تو پیچھے بچوں کے لئے اسی رقم سے کھانے پینے کا بندوبست بھی ہوسکتا ہے، کیا ایسی صورت میں اس پر حج فرض ہوگا یا نہیں اور اس کو حج کے لئے جانا چاہئے یا نہیں؟

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں حج فرض نہیں ہوگا، بہتر ہے کہ آپ دوسرے علماء کرام سے بھی دریافت فرمالیں۔

پہلے حج یا بیٹی کی شادی

س...... ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہے کہ وہ یا تو حج کرسکتا ہے یا اپنی جوان بیٹی کی شادی کرسکتا ہے۔ براہ کرم مطلع فرمائیں کہ وہ پہلے حج کرے یا پہلے اپنی بیٹی کی شادی کرے، اگر اس نے اپنی بیٹی کی شادی کردی تو پھر وہ حج نہیں کرسکے گا؟

ج...... اس پر حج فرض ہے، اگر نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۱۷ — ۲۱ تا ۲۲ جمادی الاول ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵ ستمبر ۱۹۹۷ء — قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد چنیوٹی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- پاکستان کے پچاس سال اور قادیانیت کی ریشہ دوانیاں ۳
- مباہلہ کی حقیقت......(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- دنیا بعثت سے پہلے اور دنیا بعثت کے بعد......(مولانا ابوالحسن علی ندوی) ۷
- ختم نبوت اور ملی وحدت..........(مولانا محمد حسین) ۱۰
- قادیانیت کیا ہے؟.......(علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ) ۱۳
- تاحیات ممبران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ و بیلجیم (مفتی محمد جمیل خان) ۱۶
- مولانا محمد اکرم طوفانی کا سفر برطانیہ......(مولانا محمد اشرف کھوکھر) ۱۷
- مرزا غلام احمد قادیانی کے ۲۰ شاہکار جھوٹ......(مولانا عبداللطیف مسعود) ۲۱
- جو تہ مزار چلا گیا..........(جناب اورنگزیب اعوان) ۲۳
- ناموس رسالت اور اس کا تحفظ........(جمال عبدالناصر) ۲۵

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE#171-737-8199.

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائیگا۔

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ امیز ریڈ لائن کراچی

اداریہ ....۴....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کے پچاس سال اور قادیانیت کی ریشہ دوانیاں

اندازہ کیجئے عام طور پر ایسے وقت میں جب پوری قوم ایک شخص کی قیادت پر متفق ہو اور اس کے ابرو کے ایک اشارے پر جانیں نچھاور کر دین و دنیا کی سعادت گردانتی ہو اس کے دماغ کی علوشان کا کیا اندازہ ہوگا لیکن عاشق رسول حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے یہ تمام چیزیں ہیچ ہو چکی تھیں۔ حب جاہ اور حب ماہ کے درجے سے حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ بہت آگے جا چکے ہیں اس لئے "زندہ باد حضرت بنوری۔" اور "تیرے ایک اشارے پر جان بھی قربان ہے" جیسے بڑے بڑے نعروں نے قائد تحریک ختم نبوت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی تواضع اور انکساری میں مزید اضافہ فرما دیا تھا۔ احساس ذمہ داری آپ کو ایک پل چین لینے نہیں دیتا تھا' ایک ایک بزرگ اور مشائخ کی خدمت میں جا کر دعاؤں کی درخواست کرتے' ایک ایک تقریر میں مسلمانوں کو تلقین کرتے کہ ہم جس نبی کی عظمت اور عقیدہ ختم نبوت کیلئے میدان عمل میں اترے ہیں وہ رحمتہ للعالمین تھے اور ہیں۔ ان کی امت بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر ہمیشہ سے چلتی آئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"ظالم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہوتی اور مظلوم کی دعا رد نہیں کی جاتی' اس لئے ظالم نہ بنو' مظلوم رہو۔"

تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ متوجہ ہو جائے' اسی نصیحت کا نتیجہ تھا کہ ایسی تحریک جس میں قوم کا ایک ایک فرد جذبہ جہاد کی سنت سے حصہ لے رہا ہو بدامنی اور قتل و غارت گری' ظلم و بربریت سے محفوظ تھی۔ آج دنیا مسلمانوں کے خلاف خاص کر قادیانی گروہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف جھوٹے اور مذموم پروپیگنڈے میں مصروف ہے کہ یہ قوم ظالم اور دہشت گرد قوم ہے اور لوگوں کو جینے نہیں دیتی اور قادیانیوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور اس جھوٹے پروپیگنڈوں کی بنیاد پر قادیانیت ایک ایک مغربی ملک میں سیاسی پناہ حاصل کر کے دنیاوی مفادات حاصل کر رہی ہے' ذرا وہ اور اس کے حامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاریخ کا مطالعہ تو کریں۔ ان کو اندازہ ہو جائے گا کہ ظالم قادیانی ہیں یا مسلمان؟ قادیانیوں نے مسلمانوں پر انگریزوں کی حمایت سے مظالم کے پہاڑ توڑے یا مسلمانوں نے؟

•

ملاحظہ فرمایئے! مسلمانوں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی کھلے عام توہین ہو رہی ہے' زبردستی نوجوانوں کو مرتد بنایا جا رہا ہے' اس موقع پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ قادیان میں جلسے کی اجازت مانگتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا جا سکے' جلسے کی اجازت نہیں ملتی' بڑی تگ و دو کے بعد بہت پابندیوں کے ساتھ قادیان سے تین چار میل دور جلسے کی اجازت ملتی ہے۔ اس کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوششیں کی جاتی ہیں لیکن مسلمانوں کے جوش و جذبے کے آگے یہ کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔ امیر شریعت" جلسے کیلئے تشریف لاتے ہیں تو ایک لاکھ سے زیادہ کا مجمع ہے' جوش و خروش کا یہ عالم کہ صرف نعروں کی گونج سے شہر تھرتھرا جاتے ہیں۔ رات گیارہ بجے کا وقت' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ خطبہ کے بعد تلاوت کلام پاک شروع فرماتے ہیں' مجمع شاہ جی" کی سحر انگیز آواز میں قرآن کریم کی تلاوت سن کر مسحور ہو جاتا ہے۔ تقریر شروع ہوتی ہے' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورا مجمع شاہ جی" کی تقریر میں کھو گیا ہے' ہوش و حواس سے بیگانہ یہ مجمع صرف اور صرف شاہ جی" کی تقریر کی طرف کان لگائے بیٹھا رہتا تھا۔ اگر اس وقت شاہ صاحب صرف اعلان فرما دیتے کہ قادیان کی طرف حملہ آور ہو جاؤ تو مجمع میں کوئی ایسا فرد باقی نہ رہتا جو اس آواز پر لبیک نہ کہتا۔ شاہ صاحب اور ان کے رفقاء کرام نے اپنی گرفتاریاں اور مقدمات تو برداشت کر لئے لیکن کسی صورت میں قانون کو ہاتھ میں نہیں لیا۔ ہاں البتہ مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرتے رہے۔ یہی صورت حال حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی تھی کہ پوری تحریک کے دوران یہی تلقین کرتے رہے کہ کسی بھی صورت میں

تشدد اور ظلم کا راستہ اختیار نہ کیا جائے بلکہ مظلوم رہ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب کی جائے۔ قوم نے اپنے امیر حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی نصیحت کے مطابق تحریک کو پرامن رکھا' حکومت یا قادیانیت سے تصادم کی پالیسی اختیار نہیں کی۔ البتہ احتجاج کا ایک مسلسل سلسلہ تمام جماعتوں نے شروع کر دیا۔ پی پی پی نے کوشش کی کہ تصادم اور جبر کے ذریعے تحریک کو ختم کر دیا جائے لیکن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اپنی پالیسی کو ایسے تدریجی انداز میں چلایا کہ تحریک کو کچلنے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں۔ اور دباؤ کا سلسلہ بھی اپنے انداز سے چلتا رہا' ایک طرف عوامی دباؤ کے مطابق جلسوں' جلوسوں' ریلیوں اور احتجاجی

مظاہروں کے ذریعے چلتا رہا۔ دوسری طرف مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ جو اس وقت حزب اختلاف کے سربراہ تھے انہوں نے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کیلئے بل تیار کیا اور شاہ احمد نورانی صاحب نے مندرجہ ذیل دستخط سے بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا:

قرارداد

جناب اسپیکر

محترمی!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں:

ہر گاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا' نیز ہر گاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان' بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھیں۔

نیز ہر گاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہر گاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار' چاہے وہ مرزا غلام احمد مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنے مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہیں' دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہر گاہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے۔ مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہر گاہ کہ عالمی تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو مکہ مکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر انتظام ۶ اور ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ۱۴۰ مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی۔ متفقہ طور پر رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہئے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے' مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوری پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

محرکین قرارداد

مولانا مفتی محمود' مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری' مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی' پروفیسر غفور احمد' مولانا سید محمد علی رضوی' مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)' چوہدری ظہور الٰہی' سردار شیرباز خان مزاری' مولانا ظفر احمد انصاری' جناب عبدالحمید جتوئی' صاحبزادہ احمد رضا خان قصوری' جناب محمد اعظم فاروقی' مولانا صدر الشہید' مولانا نعمت اللہ' جناب عمرو خان' مخدوم نور محمد' جناب غلام فاروق' سردار مولا بخش سومرو' سردار شوکت حیات خان' حاجی علی احمد تالپور' جناب راؤ خورشید علی خان' جناب رئیس عطا محمد خان مری' نوٹ بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کئے۔ نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی' جناب غلام حسن خان دھاندلا' جناب کرم بخش اعوان' صاحبزادہ محمد نذر سلطان' میر غلام حیدر بھروانہ' میاں محمد ابراہیم برق' صاحبزادہ صفی اللہ' صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری' ملک جہانگیر خان' جناب عبدالسبحان خان' جناب اکبر خان مہمند' میجر جنرل جمالدار' حاجی صالح خان' جناب عبدالمالک خان' خواجہ جمال محمد کوریجہ۔

(......جاری ہے......)

مُباہلہ کی حقیقت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

سوال: مباہلے کی کیا حقیقت ہے؟ اس بارے میں کلام مجید کی کون کونسی آیات کا نزول ہوا ہے؟ (اعجاز احمد خان)

جواب: مباہلہ کا ذکر سورہ آل عمران (آیت ۶۱) میں آیا ہے، جس میں نجران کے نصاریٰ کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

"پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھ سے اس قصہ میں، بعد اس کے کہ آچکی تیرے پاس خبر سچی تو تو کہہ دے، آؤ! بلادیں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے، اور اپنی عورتیں، اور تمہاری عورتیں، اور اپنی جان اور تمہاری جان۔ پھر التجا کریں ہم سب اور لعنت کریں اللہ کی ان پر جو جھوٹے ہیں" (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اس آیت کریمہ سے مباہلہ کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ جب کوئی فریق حق واضح ہوجانے کے باوجود اس کو جھٹلاتا ہو تو اس کو دعوت دی جائے کہ آؤ! ہم دونوں فریق اپنی عورتوں اور بچوں سمیت ایک میدان میں جمع ہوں اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں پر اپنی لعنت بھیجے۔ رہا یہ کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا؟ وہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے:

○ مستدرک حاکم (۲-۵۹۴) میں ہے کہ نصاریٰ کے سید نے کہا کہ ان صاحب سے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) مباہلہ نہ کرو، اللہ کی قسم! اگر تم نے مباہلہ کیا تو دونوں میں سے ایک فریق زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

○ صحیح بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ نجران سے مباہلہ کا ارادہ فرمایا تو عاقب اور سید میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ "ان صاحب سے مباہلہ نہ کیا جائے کیونکہ اگر یہ نبی ہیں تو نہ ہم فلاح پائیں گے اور نہ ہمارے بعد ہماری اولاد" (درمنثور ج ۲)

○ حافظ ابونعیم کی دلائل النبوۃ میں ہے کہ سید نے عاقب سے کہا "اللہ کی قسم! تم جانتے ہو کہ یہ صاحب نبی برحق ہیں اور اگر تم نے اس سے مباہلہ کیا تو تمہاری جڑ کٹ جائے گی۔ کبھی کسی قوم نے کسی نبی سے مباہلہ نہیں کیا کہ پھر ان کا کوئی بڑا باقی رہا ہو۔ یا ان کے بچے بڑے ہوئے ہوں۔" (ایضاً ص ۳۹)

○ ابن جریر، عبد بن حمید اور ابونعیم نے دلائل نبوت میں حضرت قتادہؓ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "اہل نجران پر عذاب نازل ہوا چاہتا تھا۔ اور اگر وہ مباہلہ کرتے تو زمین سے ان کا صفایا کردیا جاتا۔"

○ ابن ابی شیبہ، سعید بن منصور، عبد بن حمید ابن جریر اور حافظ ابونعیم نے دلائل نبوت میں امام شعبی کی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "میرے پاس فرشتہ اہل نجران کی ہلاکت کی خوشخبری لیکر آیا تھا، اگر وہ مباہلہ کرلیتے تو ان کے درختوں پر پرندے تک باقی نہ رہتے۔"

○ صحیح بخاری، ترمذی، نسائی اور مصنف عبدالرزاق وغیرہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ "اگر اہل نجران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کرلیتے تو اس حالت میں واپس جاتے کہ اپنے اہل و عیال اور مال میں سے کسی نہ پاتے۔" (یہ تمام روایات درمنثور ج ۲ ص ۳۹ میں ہیں)

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ سچے نبی کے ساتھ مباہلہ کرنے والے عذاب الٰہی میں اس طرح مبتلا ہوجاتے ہیں کہ ان کے گھربار کا بھی صفایا ہوجاتا ہے اور ان کا ایک فرد بھی زندہ نہیں رہتا۔

یہ تو تھا سچے نبی کے ساتھ مباہلہ کرنے کا نتیجہ، اب اس کے مقابلہ میں جھوٹے نبی کے ساتھ مباہلہ کا نتیجہ بھی سن لیجئے:

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۸۹۳ء کو مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کا مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ مباہلہ ہوا (مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی ج ۱ ص ۴۲۷-۴۲۸)

اس مباہلہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مولانا غزنوی مرحوم کی زندگی میں ہلاک ہوگیا۔ مولانا مرحوم، مرزا قادیانی کے بعد ۹ سال سلامت باکرامت رہے۔ ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو ان کا انتقال ہوا (رئیس قادیان ج ۲ ص ۱۹۲) اس مباہلہ نے ثابت کردیا کہ مرزا جھوٹا تھا، کیونکہ خود مرزا قادیانی کا مسلمہ اصول ہے کہ:

"مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاتا ہے۔" (ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی ج ۹ ص ۴۴۰)

مرزا کی موت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے گواہی دے دی کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔ جھوٹا تھا، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے گواہی دی کہ مرزا جھوٹا تھا، خود مرزا نے (مندرجہ بالا عبارت میں) گواہی دی کہ میں جھوٹا ہوں جھوٹا ہوں۔ اس دن آسمان و زمین نے گواہی دی کہ مرزا جھوٹا تھا، جھوٹا تھا، تمام اہل علم اور اہل ایمان

باقی صفحہ ۹ پر

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

دنیا بعثت سے پہلے اور بعثت کے بعد

ذرا چودہ سو برس پہلے کی دنیا پر نظر ڈالئے' اونچی اونچی عمارتوں' سونے چاندی کے ڈھیروں اور زرق برق لباسوں کو چھوڑ دیجئے' یہ تو آپ کو پرانی تصویروں کے مرقع اور مردہ عجائب خانہ میں بھی نظر آجائیں گے' یہ دیکھئے کہ انسانیت بھی کبھی جیتی جاگتی تھی' مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھر کر دیکھ لیجئے اور سانس روک کر آہٹ لیجئے کہیں اس کی نبض چلتی ہوئی اور اس کا دل دھڑکتا ہوا معلوم ہوتا ہے؟

زندگی کے سمندر میں بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھائے جارہی تھی' انسانیت کے جنگل میں شیر اور چیتے سور اور بھیڑیے بکریوں اور بھیڑوں کو کھارہے تھے' بدی نیکی پر' رذالت شرافت پر' خواہشات عقل پر' پیٹ کے تقاضے روح کے تقاضوں پر غالب آچکے تھے' لیکن اس صورت حال کے خلاف اتنی لمبی چوڑی زمین پر کہیں احتجاج نہ تھا' انسانیت کی چوڑی پیشانی پر غصہ کی کوئی شکن نظر نہیں آتی تھی' ساری دنیا اسلام کی ایک منڈی بن چکی تھی' بادشاہ' وزیر' امیر و غریب' اس منڈی میں سب کے دام لگ رہے تھے اور سب کوڑیوں میں بک رہے تھے' کوئی ایسا نہ تھا' جس کا جوہر انسانیت خریداروں کے حوصلہ سے بلند ہو اور جو پکار کر کہے کہ یہ ساری فضاء میری ایک اذان کے لئے کافی نہیں' یہ ساری دنیا اور یہ پوری زندگی میرے حوصلہ سے کم تھی' اس لئے ایک دوسری ابدی زندگی میرے لئے پیدا کی گئی' میں اس فانی زندگی اور اس محدود دنیا کی ایک چھوٹی سی کسر پر اپنی روح کو کس طرح فروخت کرسکتا ہوں؟

قوموں اور ملکوں کے اور ان سے گزر کر قبیلوں اور برادریوں کے اور ان سے آگے بڑھ کر کنبوں اور گھرانوں کے' چھوٹے سے چھوٹے گھروندے بن گئے تھے' اور بڑے بڑے بلند ہمت انسان جن کو اپنی سرفرازی اور سربلندی کے بڑے اونچے دعوے تھے' بالشتیوں کی طرح ان گھروندوں میں رہنے کے عادی بن چکے تھے' کسی کو ان میں تنگی اور گھٹن محسوس نہیں ہوتی تھی' اور کسی کو اس سے زیادہ وسیع تر انسانیت کا تصور باقی نہیں رہا تھا' زندگی ساری سود و سودا اور مکروفن میں گھر کر رہ گئی تھی۔

انسانیت ایک سرد لاشہ تھا' جس میں کہیں روح کی تپش' دل کا سوز اور عشق کی حرارت باقی نہیں رہی تھی' انسانیت کی سطح پر خود رو جنگل اگ آیا تھا' ہر طرف جھاڑیاں تھیں جن میں خونخوار درندے اور زہریلے کیڑے تھے' یا دلدلیں تھیں' جن میں جسم سے لپٹ جانے والی اور خون چوسنے والی جونکیں تھیں' اس جنگل میں ہر طرح کا خوفناک جانور' ہر طرح کا شکاری پرندہ' اور ان دلدلوں میں ہر قسم کی جونک پائی جاتی تھی' لیکن آدم زادوں کی اس بستی میں کوئی آدمی نظر نہیں آتا تھا' جو آدمی تھے وہ غاروں کے اندر' پہاڑوں کے اوپر اور خانقاہوں اور عبادت گاہوں کی خلوتوں میں چھپے ہوئے تھے اور اپنی خیر منارہے تھے یا زندگی میں رہتے ہوئے زندگی سے آنکھیں بند کرکے فلسفہ سے اپنا دل بہلارہے تھے یا شاعری سے اپنا غم غلط کررہے تھے اور زندگی کے میدان میں کوئی مرد میدان نہ تھا۔

دفعتاً' انسانیت کے اس سرد جسم میں گرم خون کی ایک رو دوڑی' نبض میں حرکت اور جسم میں جنبش پیدا ہوئی جن پرندوں نے اس کو مردہ سمجھ کر اس بے حس جسم کی ساکن سطح پر بسیرا کررکھا تھا ان کو اپنے گھر ہلتے ہوئے اور اپنے جسم لرزتے ہوئے محسوس ہوئے' قدیم سیرت نگار اس کو اپنی زبان خاص میں یوں بیان کرتے ہیں کہ کسریٰ شاہ ایران کے محل کے کنگرے گرے اور آتش پارس ایک دم بجھ گئی' زمانہ حال کا مورخ اس کو اس طرح بیان کرے گا کہ انسانیت کی اس اندرونی حرکت سے اس کی بیرونی سطح میں اضطراب پیدا ہوا' اس کی اس ساکن و بے حرکت سطح پر جتنے کمزور اور بودے قلعے بنے ہوئے تھے' ان میں زلزلہ آیا' مکڑی کا ہر جالا ٹوٹا اور تنکوں کا ہر گھونسلہ بکھرتا نظر آیا' زمین کی اندرونی حرکت سے اگر سنگین عمارتیں اور آہنی برج خزاں کے پتوں کی طرح جھڑ سکتے ہیں تو پیغمبر کی آمد آمد سے کسریٰ و قیصر کے خود ساختہ نظاموں میں تزلزل کیوں نہ ہوگا؟ زندگی کا یہ گرم خون جو انسانیت کے سرد جسم میں دوڑا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا واقعہ ہے جو متمدن دنیا کے قلب مکہ معظمہ میں پیش آیا۔

آپ نے دنیا کو جو پیغام دیا اس کے مختصر لفظ زندگی کی تمام وسعتوں پر حاوی ہیں' تاریخ گواہ ہے کہ انسانی زندگی کی جڑیں اور اس کے چھوٹے قصر زندگی کی بنیادیں بھی اس زور سے

نہیں ہلائی گئیں جیسی اس پیغام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اعلان سے ہلائی گئیں اور دنیا کے کند ذہن پر کبھی ایسی چوٹ نہیں پڑی تھی جیسے ان لفظوں سے پڑی' وہ غصہ سے تلملا گیا اور اس نے جھنجلا کر کہا **اجعل الالھۃ الھا واحدا ان ھذا لشئی عجاب** (کیا ان سب کو جن کی ہم پرستش کرتے تھے اور جن کے ہم بندے بنے ہوئے تھے' اڑا کر ایک ہی معبود مقصود رکھا ہے؟ یہ تو بڑے اچنبھے کی بات ہے) اس ذہن کے نمائندوں نے فیصلہ کیا کہ یہ ہمارے نظام زندگی کے خلاف ایک گہری اور منظم سازش ہے اور ہم کو اس کا مقابلہ کرنا ہے **وانطلق الملاء منھم ان امشوا واصبروا علی الھتکم ان ھذا لشئی یراد** (ان کے سردار اور ذمہ دار ایک دوسرے کے پاس گئے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو' یہ تو کوئی طے کی ہوئی بات معلوم ہوتی ہے)

یہ نعرہ زندگی اور انسانیت کے پورے تصور پر ایک کاری ضرب تھی' جو ذہن کے پورے سانچہ اور زندگی کے پورے ڈھانچہ کو متاثر کرتی تھی' اس کا مطلب تھا جیسا کہ آج تک سمجھا جاتا رہا' یہ دنیا کوئی خود رو جنگل نہیں بلکہ یہ مالی کا لگایا ہوا آراستہ باغ ہے اور انسان اس باغ کا سب سے اعلیٰ پھول ہے' یہ پھول جو ہزاروں بہاروں کا سرمایہ ہے' بے مقصد نہیں کہ مل دل کر رہ جائے' انسان کے جوہر انسانیت کے اس خالق کے سوا کوئی قیمت نہیں لگا سکتا' اس کے اندر وہ لامحدود طلب' وہ بلند ہمت وہ بلند پرواز روح اور وہ مضطرب دل ہے کہ ساری دنیا مل کر اس کی تسکین نہیں کر سکتی اور یہ ست عناصر دنیا اس کے ساتھ نہیں چل سکتی' اس کے لئے غیر فانی زندگی اور ایک لامحدود دنیا درکار ہے جس کے سامنے یہ زندگی ایک قطرہ اور یہ دنیا بازیچہ اطفال ہے' وہاں کی راحت کے سامنے یہاں کی راحت اور وہاں کی تکلیف کے سامنے یہاں کی کوئی تکلیف حقیقت نہیں رکھتی اس لئے انسان کا فطری تقاضا خدائے واحد کی عبادت' اس کی خوشنودی رضائے الٰہی کی طلب اور اس کی زندگی اس کے لئے جدوجہد ہے' انسان کو کسی روح' کسی تخیلی و فرضی طاقت کسی درخت اور پتھر' کسی قسم کی دھات اور جمادات کسی مال و دولت' کسی جاہ و عزت' کسی طاقت و قوت اور کسی روحانیت و عظمت کے سامنے بندوں کی طرح جھکنے اور سبزہ کی طرح پامال ہونے کی ضرورت نہیں' وہ صرف ایک بلندی کے سامنے سب سے زیادہ پست اور سب پستیوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ بلند ہے' وہ سارے عالم کا مخدوم اور ایک ذات کا خادم ہے' اس کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرا کر اور اس کو اللہ کے سوا ہر ایک کے سجدہ سے منع کر کے ثابت کر دیا کہ کائنات کی طاقتیں جن کے فرشتے امین ہیں اس کے سامنے سرنگوں اور سربسجود ہیں اور اس کا سر اس کے جواب میں اللہ کے سامنے جھکا ہوا ہے۔

دنیا کا ذہن اتنا شل ہو چکا تھا کہ وہ مادیت و محسوسات اور جسم اور پیٹ کی حدود سے باہر آسانی سے کام نہیں کر سکتا تھا' انہوں نے کچھ پیمانے بنا رکھے تھے' ہر نئے شخص کو اس پیمانے سے ناپتے تھے' زندگی کی جو چھوٹی چھوٹی بلندیاں بن چکی تھیں' ہر بلند انسان کو انہیں کے سامنے لا کر دیکھتے تھے' انہوں نے بڑے غور و فکر اور ذہانت سے کام لیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کے آگے نہ سوچ سکے کہ یا تو وہ مال و دولت کے یا ہر برادری و بادشاہی کے یا عیش و عشرت کے طالب ہیں' انصاف کیجئے تو اس وقت تک دنیا کا تجربہ اس سے زیادہ اور کیا تھا اور اس نے اپنے زمانہ کے حوصلہ مندوں اور شہبازوں کی اس سے بلند پرواز کب دیکھی تھی؟ انہوں نے آپ کی خدمت میں ایک وفد بھیجا' یہ دراصل اس عصر کے ذہن و دماغ اور نفسیات کی سچی نمائندگی اور اس نے جو کچھ کہا وہ زمانہ کے احساسات کی صحیح ترجمانی تھی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کا جواب دیا وہ نبوت کی صحیح نمائندگی اور امت مسلمہ کی حقیقت کا اصلی اظہار تھا' آپ نے ثابت کر دیا کہ آپ ان میں سے کسی چیز کے طالب نہیں' آپ جس چیز کے داعی ہیں وہ ان کی ان بلند چیزوں سے اس سے بھی زیادہ اونچی ہے' جتنا آسمان اس سے' آپ اپنی ذاتی راحت اور ترقی کے لئے فکر مند نہیں بلکہ نوع انسانی کی نجات اور اس کی راحت کے لئے بے چین ہیں' آپ اس دنیا میں اپنے لئے کوئی مصنوعی جنت بنانے کے خواہش مند نہیں بلکہ جنت سے نکالے ہوئے انسان کو حقیقی جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل کرنا چاہتے ہیں' آپ اپنی سرداری کے لئے کوشاں نہیں بلکہ تمام انسانوں کو انسان کی غلامی سے نکال کر بادشاہ حقیقی کی غلامی میں داخل کرنا چاہتے ہیں' اسی بنیاد پر یہ امت بنی اور یہی پیغام لے کر دنیا میں پھیل گئی' اس کے سفیروں نے جو اپنے اندر دعوت کی سچی روح اور اسلام کی صحیح زندگی رکھتے تھے' کسریٰ اور قیصر کے بھرے دربار میں صاف کہہ دیا کہ ہم کو اللہ نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہے کہ ہم اس کے بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کی غلامی میں' دنیا کی تنگی سے نکال کر اس کی وسعت میں اور مذاہب کی ناانصافی سے نکال کر اسلام کے انصاف میں داخل کریں' ان کو جب اپنے اصولوں پر حکومت قائم کرنے اور چلانے کا موقع ملا تو وہ جو کچھ کہتے تھے' اور جس کی دوسروں کو دعوت دیتے تھے' اس کو جاری کر کے دکھا دیا' ان کی معیاری حکومت کے زمانہ میں کسی انسان کی بندگی نہیں ہوتی تھی' بلکہ اللہ کی بندگی ہوتی تھی' کسی انسان یا جماعت کا حکم نہیں چلتا تھا' بلکہ اللہ کا حکم چلتا تھا' ان کا حاکم جس کو وہ خلیفہ کہتے تھے' معمولی سی انسانی تحقیر پر کہہ اٹھتا تھا کہ لوگ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا

ہوئے تھے' تم نے ان کو کب سے غلام بنالیا؟ ان کا بڑے سے بڑا حاکم بڑی بڑی بادشاہتوں کے دارالسلطنت میں اس شان سے رہتا تھا کہ لوگ اس کو مزدور سمجھ کر اس کے سر پر بوجھ رکھ دیتے تھے' اور وہ اس کو ان کے گھر پہنچا آتا تھا' ان کا دولت مند انسان اس طرح زندگی گزارتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس زندگی اور اس کی راحت کو راحت ہی نہیں سمجھتا اس کی نظر کسی اور زندگی پر ہے' اور اس کو طلب کسی اور راحت کی ہے۔

اس امت کا وجود دنیا کے ہر گوشہ میں مادی حقیقتوں اور جسمانی لذتوں کے علاوہ ایک بالکل دوسری حقیقت کے وجود کا اعلان ہے اس کا ہر فرد پیدا ہو کر بھی اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ دنیا کی طاقتوں سے بڑی ایک دوسری طاقت ہے اور اس زندگی سے زیادہ حقیقی دوسری زندگی ہے' وہ دنیا میں آتا ہے تو اس کے کان میں اسی حق کی اذان دی جاتی ہی' مرتا ہے تو اسی شہادت و مظاہرہ کے ساتھ اس کو رخصت کیا جاتا ہے' جب اس دنیا پر بے حسی اور موت کا سکوت طاری ہو جاتا ہے اور شہر کی ساری آبادی معاش کی جدوجہد میں سراپا غرق ہو جاتی ہے اور دنیا میں مادی ضرورتوں کے علاوہ کوئی اور ضرورت اور محسوس حقیقتوں کے علاوہ کوئی اور حقیقت جیتی جاگتی نظر نہیں آتی' اس کی وہی اذان اس طلسم کو توڑ دیتی اور اس کا اعلان کرتی ہے کہ نہیں جسم اور پیٹ سے زیادہ ایک دوسری روشن حقیقت ہے اور وہی کامیابی کی راہ ہے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح بازار کا شور اس نعرہ حق کے سامنے دب جاتا ہے' اور سب حقیقتیں اس حقیقت کے سامنے ماند پڑ جاتی ہیں اور اللہ کے بندے اس آواز پر دیوانہ وار دوڑ پڑتے ہیں' جب رات کو پورا شہر میٹھی نیند سوتا ہے اور

باقی صفحہ ۲۰ پر

من کان للہ کان اللہ لہ

"جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے"

"ایک دفعہ ایک آدمی جنگل میں جا رہا تھا کہ اس نے بادل سے ایک آواز سنی کہ جا فلاں کے باغیچے کو سیراب کر' چنانچہ وہ بادل اپنے مقام سے ہٹ کر کچھ دور گیا اور وہاں ایک زمین پر جس کے اردگرد پتھروں کی حد بندی تھی' پانی برسایا وہاں سے پانی ایک نالے میں جمع ہوا اور روانہ ہوا۔ یہ آدمی بھی پانی کے پیچھے چلا' آگے جا کر دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغیچے میں اور کھیت میں کھڑا کھیت کو پانی سے سیراب کر رہا تھا۔ اس نے اس زمین والے سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے اپنا نام بتایا تو یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل کی آواز سے سنا تھا۔ زمین والے نے پوچھا کہ تم نے میرا نام کیوں پوچھا؟ اس نے بتایا کہ میں نے بادل سے ایک آواز سنی تھی۔ اس میں تیرا نام لے کر کہا گیا تھا کہ اس کی زمین کو سیراب کر اور یہ پانی جس سے تو اپنے کھیت کو سیراب کر رہا ہے' اسی بادل کا پانی ہے۔ لہٰذا مجھے بتاؤ کہ اللہ جل شانہ کے ہاں تمہاری مقبولیت کی کیا وجہ ہے؟ تم کیا عمل کرتے ہو؟ اس زمین والے نے بتایا کہ جب تمہیں راز معلوم ہو ہی گیا۔ اب بات میں بتلائے دیتا ہوں' وہ یہ کہ میری زمین سے جو پیداوار ہوتی ہے' اس کو میں تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں' ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں' اور ایک تہائی میں اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ کے لئے رکھتا ہوں۔ اور ایک تہائی واپس زمین میں بو دیتا ہوں۔" اس عمل کا نتیجہ یہ تھا کہ جب وہ فقیروں کی مدد کرتا تھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی مدد کرتے تھے۔ (رواہ مسلم' ریاض الصالحین' باب الکرم والجود والانفاق فی وجوہ الخیر)

بقیہ : مباہلہ کیا ہے

گواہی دیتے ہیں کہ مرزا جھوٹا تھا' جھوٹا تھا۔

مرزا قادیانی کے ماننے والوں میں (خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری) اگر حق و دیانت کی کوئی رمق ہوتی تو وہ ان عظیم الشان گواہیوں کو قبول کر کے مرزا سے فوراً توبہ کر لیتے۔ اور وہ خود بھی یہ سچی گواہی دیتے کہ مرزا جھوٹا تھا' لیکن افسوس کہ قادیانیوں کے عوام ناواقف ہیں۔ حقیقت حال سے بے خبر ہیں اور قادیانی لیڈر محض اپنے نفسانی جوش اور اپنی گدی چلانے کے لئے حق و دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں لکھا تھا:

"دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے' مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم ۲۱)

عجیب بات یہ ہے کہ قادیانیوں میں کوئی شریف آدمی اپنے لیڈروں سے یہ نہیں پوچھتا کہ حضور! مباہلہ تو ایک بار ہوتا ہے' بار بار نہیں ہوتا۔ جب ایک صدی پہلے مرزا غلام احمد قادیانی مباہلہ کر چکا اور اس مباہلہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دے دیا کہ مرزا جھوٹا تھا تو دوبارہ مباہلہ کی چیلنج بازی محض ہم لوگوں کو احمق بنانے کے لئے نہیں تو اور کیا ہے؟

دوسرے یہ ہے کہ مباہلہ کے لئے قرآن کریم کی رو سے دو فریقوں کا اپنی عورتوں اور بچوں سمیت ایک میدان میں جمع ہو کر مل کر دعاو التجا کرنا ضروری ہے یہ آخر کیسا مباہلہ ہے کہ آپ گھر بیٹھے بڑکیں مارتے رہیں اور میدان مباہلہ میں نکلنے کی جرات نہیں کرتے؟

الیس منکم رجل رشید

مولانا محمد حسین

ختمِ نبوت اور مِلّی وحدت

وہ نبوت ہے مسلمان کے لئے برگ حشیش
جس میں نہ ہو قوت و شوکت کا پیام

جہاں ہم پر باری تعالیٰ نے ختم نبوت کے ذریعے یہ احسان فرمایا کہ ہماری روحانی پرواز کو مکمل فرمایا وہاں بنی نوع انسان کو ختم نبوت کے صدقے ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا کہ پوری انسانیت ایک ہی قائد کی قیادت میں نظر آئے۔ سب کا روحانی مرکز ایک ہو جس کی طرف لوگوں کو دعوت دیں ایک ہی فکر ہو۔ مسلمان ایک قوم ہیں اور ان کی قومی سالمیت کا ضامن عقیدہ ختم نبوت ہے۔ ہماری بقاء کا راز اسی میں مضمر ہے' قومی اور ملی وحدت کا دارومدار ہماری اجتماعی قوت کا انحصار نظریہ ختم نبوت پر ہے' موجودہ نسل ہی کے لئے نہیں بلکہ افراد مقدرہ کے لئے بھی اب لازم ہے کہ اس پرچم کے تلے جمع ہوں' افتراق و انشقاق کی راہیں مسدود ہو چکیں۔ ایک خدا' ایک دین' ایک قبلہ ایک کتاب ایک ہی ذات کی اتباع ہمیشہ کے لئے واجب ہے۔ اب کوئی دور بدلنے والا نہیں' دنیا کے ایک کونے سے لیکر دوسرے کونے تک یہی آواز ہے کہ اب نجات صرف اور صرف سرکار مدینہ تاجدار ختم نبوت ہی کے قدموں میں ہے۔ بلا امتیاز رنگ و نسل بلا اعتبار زمان و مکان کے سب ایک ہی گھاٹ پر موجود ہوں۔ یعنی حضور انور خیر البشر ساقی کوثرؐ کے دروازے پر کھڑے نظر آئیں' جس نے بھی کسی اور طرف نظر اٹھائی فقد ضل ضلالاً" بعیداً" کا مصداق ہوا' غرضیکہ۔

خلاف محمدؐ کے راہ گزید
بمنزل نخواہد ہرگز رسید

یہ ہے ختم نبوت کا بلند تصور جس نے پوری انسانیت کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ آج بھی مسلمانوں کے بہت سے گروہ اگر جمع ہو سکتے ہیں تو ختم نبوت کے اسٹیج پر ہو سکتے ہیں' غور کیجئے اس عقیدے نے ہماری قوت و طاقت کو کس طرح مضبوط اور مستحکم کیا ہے کہ ہماری عظمت و شوکت کو چار چاند لگ گئے۔ یہ عقیدہ ہم کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کو کہتا ہے کہ اب پیغامات فرائض نبوت تمہیں انجام دینے ہیں' کیونکہ باب نبوت بند ہو گیا۔ اور نبی کی خلافت یعنی قیادت و امامت کا کام تم سے لیا جائے گا' تم نبی کے وارث ہو' سیاست و فراست اور بصیرت نبوی سے کام لے کر تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کو پیام نبوت سناؤ' اور راہ نبوت پر چل کر دکھاؤ' امامت کی صلاحیت پیدا کرو۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

یہی وجہ ہے کہ امم سابقہ میں کوئی اجتماعی اور سیاسی تنظیم ایسے وسیع پیمانے پر نظر نہیں آتی جس پر خلافت راشدہ ہے۔ مثال کے طور پر وہاں نبی کا خلیفہ نبی ہوتا تھا۔ گویا اس دور میں خلافت کی اہلیت ہی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت انسانیت کے کچھ سبق رہتے تھے۔ ابھی تربیت مکمل نہیں ہوئی تھی۔ مسافر روحانیت کا کچھ سفر باقی تھا' ابھی اس نظام زندگی میں کچھ نسخ و ترمیم ہوتی تھی۔ اس لئے خود انبیاء کرام کی ضرورت تھی' آخر کار علاقائی نبیوں کا دور ختم ہوا' عالمگیر نبوت آگئی' تکمیل دین کا اعلان ہو گیا' تعمیر انسانیت ہو گئی یعنی گلشن انسانیت برگ و بار سے مکمل ہو گیا' اور اس امت نے نبوت کی خلعت خلافت پہن لی' اور سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ ختم نبوت سے دنیا خدا کی نعمت سے محروم نہیں ہوئی' جیسا کہ بعض کوتاہ اندیش کہتے ہیں۔ بلکہ عقیدہ ختم نبوت اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ انسانیت سن بلوغ کو پہنچ گئی اس لحاظ سے یہ صرف اس امت کے لئے نہیں بنی نوع انسان کے لئے شرف و عزت اور فخر و سعادت ہے۔ دوسرا رخ دیکھیں اگر اجراء نبوت کا قول کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانیت کی کوئی منزل متعین ہی نہیں' کوئی مقصود منتہا ہی نہیں۔ اس کا مستقبل ہمیشہ تاریک ہی ہے' آدمیت صحراء تذبذب میں بھٹکتی رہے اس کو نور یقین و نشان منزل کہیں نظر نہ آئے۔

نگاہوں میں نہ منزل ہے نہ منزل کا پتہ کوئی
بتا اے زندگی اب جائے تو پھر جائے کہاں کوئی

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جس قوم کے نظریات کو ثبات نہ ہو' جس قوم کے قائد ہمیشہ بدلتے رہیں اور نت نئے احکام آتے رہیں وہ قوم کوئی معیاری کام نہیں کر سکتی وہ قوم طوفانوں سے نہیں مر سکتی' اس پر جب بھی کوئی وقت آئے گا کسی نبی اور رسول کی منتظر ہو گی اس کے بازوؤں میں طاقت نہیں ہو گی۔ آج بھی دیکھئے مرزائیت جہاد کے مخالف ہے' بقول مرزا قادیانی کے۔

چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین میں حرام ہے قتل و قتال

دیکھئے یہ کس طرح مسلمانوں کو پست ذہنی اور بزدلی کی راہ پر ڈال رہے ہیں۔ اور کس طرح جذبہ جہاد اور شوق شہادت کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جس کی بدولت مسلمان فاتح عالم کہلائے' جس کی وجہ سے خدا کا دین ہمیشہ غالب رہا' قرآن و حدیث میں جہاد کی اہمیت و فضیلت پر روشنی پڑتی ہے' بہرحال یہ حقیقت ہے کہ ختم نبوت کے صدقے میں اتنے طویل عرصہ تک اس کی دینی اور اعتقادی وحدت یکساں رہی۔ اگر یہ حصار نہ ہوتا تو بالفاظ مولانا ابوالحسن علی ندوی" ایسا طوفان انتشار برپا ہوتا کہ ملت اسلامیہ کی اساس و بنیاد اکھڑ جاتی' نظم و اتحاد پارہ پارہ ہوجاتا' اور یہ امت مختلف امتوں میں تقسیم ہوجاتی' اور ہر امت کا روحانی مرکز الگ اور علمی تہذیب کا سرچشمہ جدا ہوتا' جو امت رنگ و نسل' قوم و وطن کا امتیاز مٹا کر بنائی گئی تھی وہ کس طرح باہمی تعصبات کا شکار ہوتی۔

یہ سب مقاصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ دین ہر لحاظ سے کامل اور جامع ہے اب نیا دعویدار ضرور امت کو نئے رخ پر ڈالے گا۔ بخلاف پہلے انبیاء کرام کے' ان سب کا مقصود واحد تھا اور تکمیل دین اور تعمیر انسانیت' خلاصہ ایں کہ اب ہم کسی کو لغوی مجازی اور امتی وغیرہ کے لفظ بڑھا کر نبی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اب یہ نام امت کی وحدت کے لئے سم قاتل ہے' یہ آواز ملت کو مرکزی نقطے سے ہٹاتی ہے' ختم نبوت نے ہمارے اندر وہ شعور پیدا کردیا کہ ہر ایسے الہام کو اخاذ کہہ دیں جو ہماری وحدت و سالمیت کے لئے مضر ہو۔ ہر ایسے کشف و خواب اور غیبی خبر کو مردود قرار دے دیں جو نصوص قطعیہ سے ٹکرائے کیونکہ ان سے دین کی کاملیت اور جامعیت پر زد آتی ہے۔ قرآن مجید کی رو سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم امت کا باپ ہے کیونکہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن امت کی مائیں بتاتا ہے وازواجہ امھتھم عقلی طور پر بھی نبی امت کا روحانی باپ ہے' جس طرح والد جسمانی بچے کی جسمانی تربیت کرتا ہے' اس کی جسمانی حقوق ادا کرتا ہے' خوراک' لباس' علاج' اس کے ذمہ ہوتا ہے۔ اسی طرح نبی (والد روحانی) انسان کی روحانی تربیت کرتا ہے' روحانی غذا روح کو مہیا کرتا ہے' اور اسے لباس تقویٰ پہناتا ہے' ولباس التقوی ذالک خیر جس طرح بچے پر والد سے بڑھ کر کوئی شفیق نہیں ہوتا اور والد اسے خوش و خرم اور کامیاب و سرفراز دیکھنا چاہتا ہے' اسی طرح نبی بھی اپنی امت پر سب سے زیادہ شفیق ہوتا ہے' اور وہ ہر انسان کے لئے ابدی کامیابی و کامرانی دیکھنا چاہتا ہے۔ جس طرح والد جسمانی اولاد سے ان خدمات کاملہ اور اجر نہیں مانگتا۔ نبی کا نعرہ بھی یہی ہوتا لا اسئلکم علیہ اجرا علی ہذا القیاس نبی امت کے لئے بمنزلہ باپ کے ہے اور اس پر ایمان لانے والے اس کی اولاد ہیں' سب

مسلمانوں کو بزدلی کی راہ پر ڈال کر جذبہ جہاد اور شوق شہادت کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جس کی بدولت مسلمان فاتح عالم کہلائے

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں' مگر جب باپ کے الگ ہونے کا اختلاف ہوجائے ان میں سے کوئی بھائی کہے کہ میرا باپ فلاں ہے تو پھر رشتہ اخوت قائم نہیں ہوسکتا خواہ باقی سب باتوں میں اتفاق ہو بہرحال نئے نبی کی نئی امت متوازی ہوگی۔ جدید نبوتوں کے وجود کا مقصد محض مسلمانوں کو منتشر کرنا ہے۔ یہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر مسلمان جدا جدا ہوسکتے ہیں تو صرف نئی نبوت کے تصور سے' اگر اس سیسہ پلائی ہوئی دیوار میں شگاف پڑ سکتا ہے تو اس نام سے کیونکہ پھر محور مرکز الگ ہوگا۔ مخالفین اسلام کے جب دیگر اسلام کش حربے ناکام رہے تو انہوں نے یہ تقدس آمیز فریب اٹھائی اور نئی نبوت کا تصور پیدا کیا۔ کیونکہ نبی کی ذات ہی امت میں معیار و مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس کا قول شریعت اور مذہب کہلاتا ہے۔ اور ختم نبوت کے اساس پر مبنی تنظیم کو نئی نبوت کا تصور ہی توڑ سکتا ہے۔ آخر کار پنجاب کی سرزمین سے نبوت باطلہ کو کھڑا کیا۔ جس کا مقصد مسلمانوں کو الگ مرکز کی طرف پھیر کر ان کی طاقت کو کمزور کرنا تھا۔ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد تھا جس نے جہاد کو حرام کہا اور تاعمر حکومت برطانیہ کی مداحی کی۔ یہ لباس مذہب میں خالص سیاسی چال ہے۔ پنڈت نہرو کے سوالات کے جوابات میں علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ علماء ہند نے اس کو ایک دینیاتی تحریک تصور کیا اور دینیاتی حربوں سے اس کا مقابلہ کیا۔ بہرحال میرے نزدیک اس تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ طریقہ موزوں نہ تھا' نیز ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ مسلمان ان تحریکوں کے مقابلے میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنا نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے مسلمانوں کو کافر سمجھے' مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے۔

O

آخری قسط

مرزائیت کیا ہے؟

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

صدیق کا فیصلہ یہ ہے کہ محمد ﷺ کی سلطنت کے اندر ان کو زندہ رہنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ جائیں اپنے اس بابا کے پاس جائیں جس نے ان کو پیدا کیا تھا۔ آج خبریں آئی ہیں کہ ان کا خلیفہ' ان کا نائی' ان کا پروہت' ان کا بڑا پادری' دجال کا پوتا انگریز کی راجدھانی لندن میں پہنچ گیا ہے۔ وہاں مرکز بنا رہا ہے۔ جاؤ' تمہیں وہاں جانا مبارک ہو کہ جس نے تمہیں پیدا کیا تم اس کے پاس چلے جاؤ' محمد ﷺ کے گھر میں رہنے کا تمہیں حق حاصل نہیں ہے۔ اور دلائل دیئے جاتے ہیں:

لا اکراہ فی الدین (۳)

دین میں جبر نہیں ہے' دین میں جبر نہیں کا مطلب کیا ہے؟

دین میں جبر نہیں کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے کی آزادی ہو؟

امت کا اجماعی عقیدہ ہے

الصارم المسلول علی شاتم الرسول

نبی کے ملک کے اندر نبی کے خلاف اگر کوئی شخص گستاخی کا ارتکاب کرتا ہے اس کو توبہ کا حق بھی نہیں دیا جائے گا' اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔ مذہبی آزادی کا مطلب کیا ہے؟

مذہبی آزادی کا مطلب یہ ہے کہ کسی کافر کو مسلمان ہونے پر مجبور نہ کیا جائے۔ مذہبی آزادی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کافروں کو یہ چھٹی دے دی جائے کہ کونین کے سردار اور ثقلین کے امام' جس کے گھوڑے کی لگام جبرائیل نے تھامی تھی اور جس کی امامت میں نماز ادا کرنے کے لئے عرش والے نے سارے انبیاء کی روحوں کو بیت المقدس میں اکٹھا کیا تھا' ان کے متعلق بکواس کی جائے' ان کی چادر نبوت پہ ہاتھ ڈالا جائے' ان کی عزت کو درہم برہم کیا جائے۔ اس کا مطلب مذہبی آزادی ہے؟

یہ لا اکراہ فی الدین کا مطلب نہیں ہے۔

ضیاء الحق چار دن کا صدر ہے۔ اگر اس کے خلاف گفتگو قابل جرم ہے اور یہ آزادی اظہار کے تحت نہیں آتی تو کونین کا سردار محمد رسول اللہ ﷺ جس کی امامت' امامت ابدی ہے' سرمدی ہے' لازوال ہے' جب تک کائنات موجود ہے محمد ﷺ کی امامت موجود ہے' اس کی امامت کے بارے میں کسی کو گفتگو کرنے کا حق کیسے دیا جا سکتا ہے؟

یہ کہاں کی آزادی ہے؟

آزادی کا مفہوم غلط ہے۔ لا اکراہ فی الدین کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس کے جی میں جو آئے وہ بکواس کرے۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت و یومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ (۱۵)

جھوٹ بولتے ہو' قرآن کی آیتوں کو بدلتے ہو۔ آزادی ہے جی' کس نے حق دیا ہے کہ کوئی دجال' محمد ﷺ کا باغی' لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس طرح کی عبادت گاہ بنائے جس طرح کی عبادت گاہ محمد ﷺ کے غلام بناتے ہیں تاکہ مسلمان مسیلمہ کذاب کے پیچھے نماز پڑھیں؟

تمہیں کیا حق ہے؟

حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صغرون (۱۶)

خدا نے تو کافروں کو بھی کہا ہے کہ مسلمانوں سے الگ ہو کے رہو تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ تم مسلمان نہیں ہو' کسی کو دھوکہ نہیں دیا جائے اور تم مسیلمہ کذاب کے بھائی کی امت ہونے کے باوجود یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں یہ حق دیا جائے کہ تم مسلمانوں کی مسجدوں کی طرح مسجدیں بنا کے مسلمان امت کو دھوکہ دو۔ کوئی شخص جو رسول کے باغی کے پیچھے جان بوجھ کے نماز ادا کرلیتا ہے اس کی ساری عمر کی نمازیں ادا نہیں ہوتی ہیں۔ تم مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہو۔ دام ہم رنگ زمیں بچھانا چاہتے ہو' یہ تو حکومت کی مہربانی اور اس کی مصلحتیں ہیں کہ اس نے ابھی صرف یہ آرڈیننس جاری کیا ہے کہ تمہیں مسجد نام رکھنے کا حق نہیں ہے انشاء اللہ اسلامی حکومت آئے گی۔ انشاء اللہ آئے گی۔ انشاء اللہ آ کے رہے گی' اگر یہ پاکستان باقی رہنا ہے تو اسلام نے آنا ہے اور اگر اسلام نہ آیا تو پھر یاد رکھو یہ ملک بھی باقی نہیں رہے گا' یہ یاد رکھو' انشاء اللہ اسلامی حکومت آئے گی اس دن یہ آرڈیننس نہیں ہو گا کہ ان کو مسجد نام رکھنے کا حق نہیں ہے۔ یہ نہیں ہو گا بلکہ محمد ﷺ کی

سنت کے مطابق ' قرآن کے حکم کے مطابق ہو گا ' کیا ہو گا؟

والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی واللہ یشھد انھم لکذبون○ لا تقم فیہ ابدا(۱۷)

پھر یہ ہو گا کہ محمد ﷺ کا غلام حکم دے گا۔ اٹھو اور ان عبادت گاہوں کو اسی طرح مسمار کر دو جس طرح محمد ﷺ نے مسجد ضرار کو مسمار کروایا تھا اور عرش والے نے حکم دیا تھا ' کیا کہا تھا؟ لوگوں کو دھوکے دیتے ہو۔ قرآن کہتا ہے:

والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا

اے میرے محبوب یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسجد بنائی ہے ضرار ' مسجد بنائی ہے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے۔

دنیا کے چہرے ایسے ہوتے ہیں جن کو جتنا زیادہ دیکھو دل اکتا جاتا ہے۔ کم دیکھو تو دل میں محبت رہتی ہے ' حسن نقش رہتا ہے۔ جب زیادہ دیکھو تو وہ کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رکھتے۔ قرآن کا چہرہ مختلف ہے۔

یزیدک وجھہ حسنا○ اذا ما زدتہ نظرا

قرآن کا چہرہ جتنا دیکھو قرآن کی محبت اتنی بڑھتی جاتی ہے۔ یہ قرآن اللہ کی عجیب کتاب ہے ' جتنا پڑھو اس کی محبت میں اضافہ ' جتنا اس کو دیکھو اس کے پیار میں اضافہ ' جتنا اس کو پڑھو اس کے لطف میں اضافہ۔

یزیدک وجھہ حسنا○ اذا ما زدتہ نظرا

قرآن پڑھتا جا اور اپنے سینے کو محبت سے بھرتا جا۔

یہ دنیا کی عجیب کتاب ہے ۱۴۰۰ سال پہلے آیت اتری۔ ۱۴۰۰ سال بعد فٹ کرو حرف حرف فٹ آتا ہے۔ لفظی ترجمہ

والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا و تفریقا بین المومنین

اے میرے محبوب! جنہوں نے عبادت گاہ کا نام مسجد رکھا۔

ضرارا مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے۔

وکفرا) اور تیری رسالت کا انکار کے لئے۔

وتفریقا بین المومنین اور مسلمانوں کے اندر جدائی پیدا کرنے کے لئے۔

وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل اور ان لوگوں کو پھانسنے کے لئے جو خدا ' رسول کے دشمن ہیں۔

آج مرزائیوں کی عبادت گاہ پہ یہ آیت صادق آتی ہے کہ نہیں؟

مسلمانوں میں تفریق کے لئے ' خدا کے ' رسول کے باغیوں کو اس میں اکٹھا کرنے کے لئے ' کمیونسٹوں کو اس ملک کے اندر قوت بہم پہنچانے کے لئے ' فاسقوں ' فاجروں کی حکومت اس ملک میں قائم کرنے کے لئے ' رسول کے دین کو جو رسول لے کے آیا ہے ہٹانے کے لئے ' انگریز کی اولاد غلام احمد کے سکے کو چلانے کے لئے۔

اللہ نے کہا اس مسجد کا وجود محمد (ﷺ) آپ کے ہوتے ہوئے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ صبح اٹھے ' مسجد میدان کے ساتھ ہموار ہو چکی تھی۔ اس کا کوئی وجود بھی باقی نہیں رہا تھا۔

کہتے ہیں جی مسجد ہے۔ مذہبی آزادی کا مطلب یہ ہے کہ تم محمد ﷺ کے دیس میں محمد ﷺ کی بغاوت کے لئے قلعے تعمیر کرو؟

یاد رکھو کوئی قادیانی ' کوئی مرزائی سرور کائنات کا وفادار نہیں ہے ' بات کہوں غصہ نہ کرنا ' اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف منسوب کرنے والا اس باپ کا وفادار.........

نہیں سمجھے ' جس کی ماں کا نکاح کسی اور سے ہوا ہو اور وہ اپنی نسبت کسی اور سے کرے وہ اپنے باپ کا وفادار نہیں ہوتا۔ نام محمد ﷺ کا لیتے ہو ' غلامی مرزے کی کرتے ہو ' اس سے زیادہ بے وفائی کیا ہے؟

مسیلمہ کذاب کے ساتھی اتنے مجرم نہیں تھے جتنے غلام احمد کے ساتھی۔ اس لئے کہ مسیلمہ کذاب کو کسی خارجی قوت نے نبی نہیں بنایا تھا۔ اندر سے شیطان نے اس کو ورغلایا ' بن گیا۔ کسی کا آلہ کار ہو کے اس نے دعویٰ نہیں کیا ' کسی کے ورغلانے سے اس نے دعویٰ نہیں کیا۔ اور شرم کرو ' تم تو اس کو نبی مانتے ہو جو خود کہتا ہے کہ میں ملکہ وکٹوریہ کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ ملکہ وکٹوریہ تمہاری خدا اور غلام احمد تمہارا نبی۔

تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

اس خدا کے ماننے والوں پہ بھی لعنت ' اس نبی کے ماننے والوں پہ بھی لعنت ' کس کو نبی بنایا ہے؟

جو انگریز کا پیروکار ہے ' خود اپنی کتاب کے اندر لکھتا ہے ' جاؤ! دنیا بھر کے سچے نبیوں کی تاریخ بھی اٹھاؤ اور غلام احمد کے سوا جھوٹے نبیوں کی تاریخ بھی اٹھاؤ۔ اس بدبخت کے سوا کسی نے بھی اپنے جھوٹ کو چلانے کے لئے غیر ملکی سامراج کا سہارا نہیں لیا۔ یہ ایسا بدبخت ہے ' یہ اپنی نبوت کے سکے کو چلانے کے لئے انگریزی حکومت کا سہارا لیتا ہے۔ اپنی کتاب کے اندر لکھا کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں ' چاہئے تو یہ تھا جب انگریز اس ملک سے گیا اس کے درخت کو بھی کاٹ کے ساتھ بھیج دیا جاتا اور عربی کا محاورہ ہے آج صادق آیا ہے۔

کل شئی یرجع الی اصلہ

ہر شئے اپنے اصل کی طرف پلٹتی ہے۔

ہمیں کبھی دکھ پہنچتا ہے تو ہم کہتے ہیں ہم نے تو مرنا بھی اسی ملک میں ہے' جینا بھی اسی ملک میں ہے۔ گورنمنٹ ستاتی ہے کہتے ہیں جو مرضی کرلو۔ ہمارا تو جینا مرنا اسی ملک میں ہے اور کبھی بڑا دل گھبرا جاتا ہے' ظلم سے تنگ آجاتا ہے تو جی میں خیال آتا ہے یااللہ ان سے تنگ آگئے ہیں مکے مدینے لے چل۔ اور مسلمان جب گھبرا جاتا ہے تو کیا دعا کرتا ہے؟ کیا کہتا ہے؟

اللہ مکے لے چل' مدینے لے چل' مکے تیرا گھر ہے' مدینے تیرے رسول کا گھر ہے' کیوں کہ ہر شئے اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے اور ان پہ تھوڑی سی افتاد آتی ہے یہ بھی اپنے اصل کی طرف لوٹتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی دلیل کی ضرورت تو نہیں ہے' یہیں سے دیکھ لو کہ اصل کیا ہے؟

جن کا اصل خدا اور آمنہ کا لال مصطفےٰ ہے وہ خدا کے گھر کی طرف لوٹتے' رسول کے گھر کی طرف لوٹتے اور جن کا خدا انگریز ہے ان پہ افتاد آتی ہے تو اپنے خدا سے التجا کرنے بھاگ کے لندن جاتے ہیں۔ نبی بھی تو نے بنایا تھا' اب نبی کی امت کو بھی تو بچا' کہاں گیا ہے مرزا؟

لندن اور کہتے ہیں مرکز انگلستان بنا رہے ہیں۔ اچھا ہے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

• جاؤ' جلدی جاؤ' ملک خالی کرو' جان چھوٹے' پھر شریعت کورٹ میں کیس کس بات کا؟ مسجد نام رکھنے کا؟

شرم کی بات ہے' ہم نے دنیا بھر کی تاریخیں پڑھی ہیں۔ ایسا کوئی بے حیاء بندہ نہیں دیکھا جو ان لوگوں کے کہنے پہ نبی بن گیا ہو جن لوگوں نے اس کی قوم کے لوگوں کو پھانسی کے پھندوں پہ لٹکایا۔ تاریخ کا پتہ ہے؟

یہ بدبخت ۱۸۳۹ء کے اندر ہندوستان میں پیدا ہوا۔ ۱۸۵۶ء کے اندر انگریز نے مسلمانوں کے آخری بادشاہ کا تختہ الٹ کے ملکہ وکٹوریہ کا سکہ اس ملک کے اندر رائج کیا۔ ۱۸۷۵ء کے اندر یہ بے وقوف سیالکوٹ کی کچہریوں میں منشی گری کرکے اپنا پیٹ پال رہا تھا۔ ۱۵ روپے مہینہ تنخواہ تھی۔ انگریز کے جاسوس ملک میں ٹوہ لیتے پھر رہے تھے کہ ملک کے اندر کیا ہو رہا ہے؟

اس دور میں انگریز نے جاسوس تلاش کئے' جبہ پوشوں کی صورت میں جاسوس ملے' خائن تلاش کئے' آغا خان اول کی صورت میں خائن ملے۔ لیکن جہاد کا سلسلہ ختم نہ ہوا۔ انگریز کو ایک ایسے غدار کی ضرورت ہوئی جو محمد ﷺ کی چادر پہ ہاتھ ڈال کے جذبہ جہاد کو ختم کرے۔ کوئی بدبخت اس کے لئے تیار نہیں ہوا اور یہ کلنک کا ٹیکہ اور کائنات کی یہ سیاہی اگر کسی کے مقدر میں لکھی ہوئی تھی تو غلام احمد کے مقدر میں لکھی ہوئی تھی۔ یہ پندرہ روپے ماہانہ کا منشی اس نے اپنے ضمیر کو بیچا' اس نے اپنے دین کو بیچا' اس نے محمد ﷺ سے اپنی وفاداری کو بیچا' اس نے اللہ سے اپنے ایمان کو بیچا اور اس بدبخت نے فتویٰ دیا کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا کفر ہے۔ انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے۔ انگریز نے کہا ایسا تو ہمیں کوئی غدار ملا ہی نہیں۔ تو ہماری خدمت کر ہم تیری خدمت کریں گے۔ اس غدار ابن غدار کو اٹھایا۔ اس کو پہلے مجدد بنایا' اس کو ۱۸۸۴ء کے اندر مجدد بنایا' ۱۸۹۱ء کے اندر اس کو مسیح بنایا اور ۱۹۰۱ء کے اندر اس کو رسول بنادیا اور یہ بدبخت کا نچو' اس کا چہرہ دیکھو' آنکھیں دیکھو ایسا معلوم ہوتا ہے جس طرح سورج کو گرہن لگا ہوا ہے۔ اس کو نبی بنایا اور یہ بدبخت' خدا کی قسم اس نے بڑے جھوٹ بولے لیکن ایک سچ بولا ہے اور وہ سچ یہ تھا کہ میں ملکہ وکٹوریہ کی تلوار ہوں اور انگریز حکومت میری ڈھال ہے۔ سارے جھوٹوں کے اندر ایک ہی سچ تھا۔ اگر انگریز حکومت نہ ہوتی تو یہ بدبخت مسلمانوں کے ہاتھوں زندہ نہیں رہ سکتا تھا' اس نے پھر اپنی مدح میں قصیدہ پڑھوایا اور اس خبیث نے قصیدہ پڑھا۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں

یہ خبیث انچی بیٹھا ہوا ایسے قصے کے اندر بات نہیں کرتا' اس کے بیٹے مرزا بشیر نے لکھا ہے کہ میرا باپ ساری عمر افیم کھاتا رہا ہے۔ خود سیرۃ المہدی کے اندر لکھا ہے۔ حوالہ میرے ذمے' انچی کی موجودگی میں ایک بدبخت نے قصیدہ پڑھا اور کیا پڑھا؟

اس کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
(العیاذ باللہ)

یعنی حضور کی شان کم تر تھی' یہ انگریز کا ٹاؤٹ یہ بڑی شان والا ہے

"محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں" (۱۸)

اور اس خبیث نے کہا کہ سارے نبیوں کے معجزے تین لاکھ ہیں۔ آدم سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک کے نبیوں کے معجزے تین لاکھ ہیں اور اس بدبخت نے کہا میرے اکیلے کے معجزات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔ حضور کے اور سارے نبیوں کے تین لاکھ' اسی لئے تو کہا ہے۔

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

اس نے کہا سارے نبیوں کے معجزے تین لاکھ' میرے اکیلے کے دس لاکھ۔ اور میں نے کہا دیکھیں تو سہی اس کا معجزہ کیا ہے؟

اس نے کہا میرا معجزہ یہ ہے کہ جب میری

آخری شادی ہوئی' مجھے تپ دق کا مرض تھا' آنکھوں سے پانی اترتا تھا' دایاں ہاتھ خراب تھا' دانتوں میں کیڑا پڑا ہوا تھا' رات کو سو دفعہ پیشاب آتا تھا' مرگی کے دورے پڑتے تھے۔ ساری بیماریاں تھیں اور قوت مردی موجود نہیں تھی۔ یہ اس نے خود لکھا' کہنے لگا میں نے شادی کا ارادہ کیا تو مولوی نور الدین نے مجھ کو کہا شادی نہ کرو فتنے کا ڈر ہے۔ سمجھے ہو ناں؟

زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ تو کہا فتنے کا ڈر ہے' کہنے لگا لیکن میرا معجزہ دیکھو کہ باوجود اس کے کہ مجھ میں قوت نہیں تھی' نو مہینے کے بعد میرے گھر بچہ پیدا ہو گیا' میں نے پھر اس پر لکھا یہ معجزہ تیرا نہیں تیری بیوی کا ہے جس نے بغیر مرد کے بچہ پیدا کر دیا۔ یہ بدبخت یہ نبی ہے' حیاء نہیں آتی شرم نہیں آتی۔ وہ جو غیروں کا آلہ کار' غیروں کا ایجنٹ تھا اس سے انگریز نے دو حربے اختیار کئے۔ ایک اس نے مسلمانوں کے اندر رسول اللہ ﷺ کی عظمت پہ حملہ کروایا اور دوسرا انگریز نے یہ تاثر دیا کہ نبوت اس کو کہتے ہیں۔ اس طرح کے بے وقوف آدمی نبی ہو سکتے ہیں۔ اصل میں مقصد نبوت کی تذلیل تھا' او نہیں سمجھ آئی بات کی؟

اس طرح انگریز بدبخت نے اس بدبخت کو نبوت کے منصب پر بٹھا کر صرف رسول اللہ کی گستاخی ہی نہیں کی بلکہ نبوت کی بھی تذلیل کروائی ہے کہ یہ ہے نبی' اس کا نام نبی ہے۔

اس لئے یہ بات سمجھنا چاہئے کہ قادیانیت ایک الگ دین ہے جس کا رسول غلام احمد اور جس کا خدا ملکہ وکٹوریہ' انگریزی سامراج ہے' اس کا اس امت سے کوئی تعلق نہیں جس کا نبی مصطفیٰ ﷺ اور جس کا رب عرش والا خدا جل جلالہ ہے۔

لوگو! اس لئے یہ بات سمجھنا چاہئے کہ مرزائیت کیا ہے؟

مرزائیت اصل میں مسلمانوں کو انگریزی سامراج کی غلامی کے اندر پختہ کرنے کے لئے ایک افیون اور بھنگ کا نام ہے۔ مرزائیت حشیش کا نام ہے اور کوئی غیرت مند امت اپنے جسم کے اندر ایسے ناسور کو برداشت نہیں کر سکتی۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

○

جناب حشمت حبیب ایڈووکیٹ کی صاجزادی کا سانحہ ارتحال

ہمارے پرانے جماعتی رفیق اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے قانونی مشیر' ممتاز قانون داں جناب حشمت حبیب ایڈووکیٹ کی صاجزادی قضائے الٰہی سے رحلت فرماگئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ اسلام آباد کے ایک کالج میں زیر تعلیم تھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا اسماعیل شجاع آبادی' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مفتی محمد جمیل خان اور محمد انور رانا نے جناب حشمت حبیب صاحب سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ادارہ ختم نبوت بھی جناب حشمت حبیب صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین سے درخواست کرتا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے خیر کا اہتمام فرمائیں۔ (ادارہ)

حکومت آئین پاکستان کے تقاضے پورے کرے

گمبٹ (نمائندہ خصوصی اعجاز شیخ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس جناب عبدالصمد بروہی کی صدارت میں ہوا جس میں گمبٹ کے آس پاس قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے اقدامات زیر غور آئے اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزی کا بروقت نوٹس لینے کیلئے حکومت سے مطالبات کئے گئے۔ مزید برآں گمبٹ میں ختم نبوت کے چار پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا ۲۔۳ اکتوبر ۹۷ء کی سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد ربوہ میں شرکت کیلئے قافلے کی تیاری کا فیصلہ ہوا۔ اجلاس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیت کی شرانگیزیوں کا بروقت نوٹس لے کر پاکستان کے آئین کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔

تاحیات ممبران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ، بیلجیئم

تحریر: مفتی محمد جمیل خان

حضرت اقدس مرشد العلماء مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم نے بارہویں ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء کیلئے انگلینڈ میں تقریباً ”تین ہزار میل کا سفر کرکے مختلف شہروں میں لوگوں کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ اس موقع پر جید علماء کرام و مشائخ عظام نے تاحیات ختم نبوت کی رکنیت فارم پر کرکے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا‘ جانثاران ختم نبوت کی حوصلہ افزائی کیلئے فہرست شائع کی جارہی ہے۔

جن کے اسماء گرامی اور علاقہ درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت مولانا عبید الرحمن صاحب (شیفلڈ)
(۲) حضرت مولانا محمد حافظ اکرام صاحب (راچڈیل)
(۳) حضرت مولانا فیض علی شاہ صاحب (بولٹن)
(۴) حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب (دارالعلوم بری)
(۵) حضرت مولانا علی بھائی صاحب (دارالعلوم بری)
(۶) حضرت مولانا نذیر احمد صاحب (دارالعلوم بری)
(۷) حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب (دارالعلوم بری)
(۸) حضرت مولانا محمد عمر صاحب (دارالعلوم بری)
(۹) حضرت مولانا محمد شعیب صاحب (دارالعلوم بری)
(۱۰) حضرت مولانا محمد دیدات صاحب (دارالعلوم بری)
(۱۱) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب (بری)
(۱۲) اہلیہ حضرت مولانا علی بھائی صاحب (بلیک برن)
(۱۳) حضرت مولانا عزیز الحق صاحب (برنلے)
(۱۴) جناب عزت خان صاحب (برنلے)
(۱۵) حضرت مولانا سید محمد اسعد صاحب (برنلے)
(۱۶) جناب بھائی نذیر صاحب (برنلے)
(۱۷) حضرت مولانا محمد احمد صاحب (برنلے)
(۱۸) قاری محمد خلیل صاحب (برنلے)
(۱۹) اہلیہ عزت خان صاحب (برنلے)
(۲۰) جناب احمد واعظ صاحب (پرسٹن)
(۲۱) حضرت مولانا محمد جنید صاحب (پرسٹن)
(۲۲) اہلیہ محمد جنید صاحب (پرسٹن)
(۲۳) حضرت مولانا ایوب صاحب (پرسٹن)
(۲۴) اہلیہ مولانا ایوب صاحب (پرسٹن)
(۲۵) حضرت مولانا محمد آدم صاحب (لیسٹر)
(۲۶) حضرت مولانا محمد احمد صاحب (لیسٹر)
(۲۷) حضرت مولانا محمد عمران صاحب (لیسٹر)
(۲۸) حضرت مولانا محمد فاروق ملا صاحب (لیسٹر)
(۲۹) حضرت مولانا محمد کمال صاحب (نوٹنگھم)
(۳۰) اہلیہ مولانا کمال صاحب (نوٹنگھم)
(۳۱) حضرت مولانا عبدالحق صاحب (نوٹنگھم)
(۳۲) حضرت مولانا ضمیر الدین صاحب (نوٹنگھم)
(۳۳) حضرت مولانا عبدالباری صاحب (نوٹنگھم)
(۳۴) اہلیہ مولانا عبید الرحمن صاحب (شیفلڈ)
(۳۵) حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مہتمم (دارالعلوم بری)
(۳۶) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب (برمنگھم)
(۳۷) قاری محمد جاوید اقبال صاحب (برمنگھم)
(۳۸) حضرت مولانا منظور احمد الحسینی صاحب (لندن)
(۳۹) حضرت مولانا صوفی اللہ دتہ صاحب (برمنگھم)
(۴۰) حضرت قاری عبدالحمید صاحب (بیلجیئم)
(۴۱) حاجی محمد معصوم صاحب (برمنگھم)
(۴۲) حضرت مولانا محمد خورشید صاحب (برمنگھم)
(۴۳) سید حسن صاحب (برمنگھم)
(۴۴) حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب (کارولے)
(۴۵) حضرت مولانا محمد ایوب مولوی صاحب (لندن)
(۴۶) جناب خان مجید صاحب ولد محمد شفیع صاحب مرحوم (بیلجیئم)

مولانا محمد اشرف کھوکھر

مولانا محمد اکرم طوفانی کا سفر برطانیہ

امسال بارہویں عالمی مجلس ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں ۱۰ اگست کو منعقد ہوئی جس میں پاکستان سے کثیر تعداد میں علمائے اسلام نے شرکت کی اور برطانیہ جیسے ملک میں بیس ہزار مسلمانوں نے کانفرنس میں شرکت کرکے اللہ کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا ثبوت پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ' نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' حضرت مولانا اللہ وسایا' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلالپوری اور جناب محمد انور رانا کے علاوہ دیگر علماء حضرات نے برطانیہ کے شہر شہر' گاؤں گاؤں مسلمانوں کو کانفرنس میں شرکت کیلئے دعوت دی اور سینکڑوں نہیں ہزاروں کلومیٹر کے سفر کئے۔ سردست مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کے تین ماہ کے سفر کی روئیداد پیش خدمت ہے۔

مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب ۲۳ ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ کو سرگودھا سے ملتان روانہ ہوئے ۲۵ ذی الحجہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی دفتر ملتان پہنچے' اور شام کو مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب کی معیت میں ملتان سے کراچی روانہ ہوئے' ۲۶ ذی الحجہ کو کراچی پہنچے اور شام کو قائد اعظم انٹرنیشنل ایئرپورٹ کراچی سے لندن روانہ ہوگئے۔ ۲۷ ذی الحجہ کو ہیتھرو ایئرپورٹ پر جناب یعقوب باوا نے ان کا استقبال کیا۔ ۲۸ ذی الحجہ سے ۱۹ محرم تک مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ کی معیت میں دفتر ختم نبوت لندن کے انتظام و انصرام میں مصروف رہے۔ ۲۰ محرم ۱۴۱۸ھ کو مولانا عزیز الرحمن صاحب کی معیت میں "شیفلڈ" روانہ ہوئے ساڑھے تین بجے مولانا عبیدالرحمن صاحب' مفتی محمد اسلام راوحرم والے سے ملاقات کی۔ بعد از نماز عصر مولانا عزیز الرحمن صاحب مدظلہ واپس لندن تشریف لے گئے جبکہ مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کا مزید سفر شروع ہوا۔ مولانا نے مرکزی مسجد ڈاول روڈ میں عصر کی نماز ادا کی بعد از نماز "مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور مسلمانوں میں ملی غیرت کی بیداری" کے عنوان پر پونہ گھنٹہ بیان کیا اور کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ وہاں کے لوگوں نے "اپتھ کوچ" کانفرنس میں لے جانے کا وعدہ کیا اور بعد ازاں وعدہ ایفاء بھی کیا۔ مغرب کی نماز "وکو بینک روڈ پر مدنی مسجد میں" ادا کی اور یورپ کے مسلمانوں کے مسائل اور ان کے حل کے عنوان پر خطاب کیا اور ختم نبوت کانفرنس کے اسباب و علل پر روشنی ڈالی۔ عشاء کی نماز کی مسجد بلی روڈ میں پڑھی اور چند منٹ بیان کیا اور لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ آج کے دن شیفلڈ کی تینوں مساجد میں بیانات و دعوت کا کام بخوبی ہوگیا۔ یہ یاد رہے کہ شیفلڈ لندن سے ڈھائی سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ رات کو مولانا عبیدالرحمن صاحب کے ہاں قیام کیا' اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے ان حضرات نے نہایت محنت اور لگن سے جماعتی کاز میں تعاون کیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دیار غیر میں سلامت اور فتنوں سے محفوظ رکھے۔ ۲۱ محرم بروز جمعرات ۱۱ بجے صبح بذریعہ کوچ "پرسٹن" کیلئے روانہ ہوئے ڈھائی بجے طوفانی صاحب کا استقبال ان کے دوست جناب احمد واعظ نے کیا۔ عصر تک وہاں قیام رہا بعد از نماز عصر جامع مسجد مدینہ میں مختصر خطاب ہوا اور ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی اور مسلمانوں نے آمادگی ظاہر کی اور بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ مغرب کی نماز "پرسٹن" کی سب سے بڑی جامع مسجد میں ادا کی اور ایک گھنٹہ کا خطاب ہوا جس کا عنوان تھا "یورپ میں مسلمانوں کی نسل نو اور ان کے مسائل" تفصیل و شرح وبسط کے ساتھ قرآن و سنت کی روشنی میں "قوا انفسکم واہلیکم نارا○ " سے استدلال کرتے ہوئے نسل نو کی دینی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی طرف توجہ دلائی' بعد ازاں یہاں سے کافی تعداد میں لوگوں نے کانفرنس میں شرکت کی۔ عشاء کی نماز "مسجد قوت الاسلام" میں پڑھی لیکن یہاں اعلان و بیان کا موقع نہ ملا اشتہارات وغیرہ لگائے۔ ۲۲ محرم بروز جمعہ کی نماز پڑھانے کا مفتی شعیب صاحب جامع مسجد پرسٹن کے خطیب نے حکم دیا جمعہ کا خطاب "خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ" کے عنوان پر ۴۵ منٹ ہوا اور چند منٹ اپنے کاز کی دعوت دی۔ بعد از نماز عصر مولانا موصوف نے "برکلے" جانا تھا عصر کی نماز کے بعد روانگی سے پہلے جناب عبدالحفیظ مکی صاحب کا بیان تھا

انہوں نے طوفانی صاحب سے بیان کرنے کا اصرار کیا اور مولانا امداد الحسن نعمانی جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام برطانیہ کے اصرار پر تیسری مرتبہ بیان کا موقع ملا۔

بعد از نماز مغرب ایک گھنٹہ "موجودہ دور کے فتن اور ان کا تدارک" کے عنوان پر قرآن و حدیث کی روشنی میں مفصل بیان ہوا اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ کی سنائی ہوئی حدیث مبارکہ "سیکون فی اخرالزمان قوم" مسلمانوں میں آخری زمانہ میں ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے عمل ایک آدمی کرے گا اور ثواب پچاس آدمیوں کے عمل کا ملے گا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرنے والے آدمی کو ثواب پچاس آدمیوں کا ملے گا وہ "منا اومنھم" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منکم تم میں سے پچاس آدمیوں کا ثواب ملے گا۔ فرمایا تین کام کریں گے یامرون بالمعروف' وینھون عن المنکر' ویقاتلون اہل الفتن لوگوں نے بغور بیان سنا موجودہ دور کے فتنوں' گانا' بجانا' سود اور یورپ کے فحاشی اور عریانی پر تفصیل سے بیان ہوا' بعد از نماز مغرب "برنلے" کیلئے روانہ ہونے لگے تو موصوف کو مولانا جلاو صاحب جو معذور ہیں بیان کردہ حدیث کے بارے میں فرمایا طوفانی صاحب! میں نے تو "پچاس صدیقوں" کا ثواب پڑھا ہے۔ تو بہرحال برنلے کیلئے ایک تبلیغی جماعت جارہی تھی اس کی معیت میں موصوف روانہ ہوئے یہ یاد رہے کہ پرسٹن' شیفلڈ سے ڈھائی سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور برنلے پرسٹن کے درمیان پینتالیس کلو میٹر کا فاصلہ ہے' عشاء کی نماز برنلے جامع مسجد ابوبکر میں ادا کی رات کا قیام بھی وہیں ہوا۔ ہفتہ کی ظہر کے بعد اسی مسجد میں بیان ہوا تبلیغی جماعت کے چونکہ کافی افراد موجود تھے لہٰذا عنوان کنتم خیر امتہ اخرجت للناس اور آخر میں کاز پر بات کی۔ ۲۳ محرم مغرب کی نماز کے بعد درس مسجد فاروق اعظم میں دیا جہاں کی دونوں مساجد میں مولانا طوفانی کے علاقے چھچھ کے مولانا عزت خان صاحب وغیرہ موجود ہیں۔ جو جماعتی کاز میں بھرپور تعاون کرتے ہیں۔ مغرب تا عشاء درس ہوا۔ لوگوں نے کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا اور بعد ازاں پورا بھی کیا۔ ۲۴ محرم اتوار کی صبح برنلے سے "ہیز لنگلن" کیلئے روانہ ہوئے۔ پرانی مسجد بلال اور دوسری مسجد جہاں طوفانی صاحب کے عزیز ریحان صاحب کے توسط سے قریبی ٹاؤنز میں دعوت دی بعد از نماز عصر بلال مسجد میں بیان ہوا۔ رات کا قیام ریحان صاحب کے ہاں ہوا۔ پیر کے دن تیس کلومیٹر دور "بلیک برن" طوفانی صاحب تشریف لے گئے وہاں عشاء تک آٹھ مساجد میں بیانات ہوئے اور تقریباً" چار ہزار لوگوں کو مختلف اوقات میں کاز اور جماعتی کارکردگی سے آگاہ کیا۔ مولانا کے بقول "بلیک برن" میں نہایت عالیشان مساجد ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں بچے اور بچیاں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مولانا طوفانی صاحب کہتے ہیں۔ کاش! کوئی انگلش بولنے والا مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یہاں بھیج دے' جو یورپ کے نوجوانوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائے۔ بدھ کو مولانا اولڈن سے ہینر لنگلن چالیس کلومیٹر کا سفر کرکے پہنچے اور مولانا شمس الرحمن قریشی اور حکیم خان صاحب سے ملاقات کی اور بعد از نماز عصر کی مسجد میں بیان ہوا۔ عشاء کی نماز اولڈن کی دوسری مسجد میں ادا کی اور ۲۷ محرم روچڈیل پہنچے پھر وایا ہیلی فیکس بریڈ فورڈ جو اولڈن سے چالیس کلو میٹر دور ہے پہنچے' مسجد ابوبکر لیڈ روڈ میں ہمیشہ کی طرح قیام کیا' جناب بابا آفتاب' امان اللہ خان' اور مولانا فضل داد چھچھ والے نہایت تعاون کرتے ہیں خصوصا" بابا آفتاب صاحب' گاڑی اور قیام و طعام کا بندوبست کرتے ہیں۔ عصر کے بعد بیان ہوا۔ جمعرات کو "توکلی مسجد" جو بنگالیوں کے زیر انتظام ہے ظہر کے بعد بیان ہوا اس کے بعد مسجد نورالاسلام میں بیان ہوا۔ مغرب مسجد بلال میں بیان ہوا جمعہ مسجد قبا میں پڑھایا عشاء کی نماز مسجد عثمان میں ادا کی۔ ۳۰ محرم ہفتہ کو بریڈ فورڈ ہی میں ظہر کی نماز کے بعد مسجد نمرہ میں اور مسجد شاہ جمال میں بیان ہوا۔ عصر کی نماز مسجد بلال میں ادا کی' اور عشاء کی نماز مسجد عمر میں ادا کی۔ اتوار یکم صفر ۸ جون کو بعد از نماز ظہر مسجد ہولڈ اسٹریٹ میں بیان ہوا بعد ازاں طوفانی صاحب اپنے قریبی عزیز تاج صاحب کی گاڑی میں "کارڈس" کیلئے روانہ ہوئے' تیس کلو میٹر سفر کرنے کے بعد عصر کی نماز کے بعد قاری غلام نبی صاحب کی مسجد میں ختم نبوت کے عنوان پر بیان ہوا۔ مغرب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ کے مرید نعمان صاحب کی مسجد میں ادا کی اور نماز کے بعد بیان ہوا اور لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

پیر کی صبح پرسٹن کے لئے روانہ ہوئے' ظہر کی نماز "افلی روڈ" پڑھی پھر کارڈس سے پچاس کلومیٹر دور سویڈن کیلئے روانہ ہوئے اور قاری عبدالرشید صاحب سے ملاقات کی اور پھر بعد از نماز عصر ایکسفورڈ میں بیان ہوا۔ ۲۵ جون کو جمعہ کے بیان کا دعدہ لیا گیا جو کہ بعد ازاں پورا کیا گیا۔ عصر' مغرب' عشاء کے بعد ایک ایک گھنٹہ کا بیان ہوا سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔

۲ صفر ۹ جون ایکسفورڈ سے بعد از نماز عصر لندن دفتر کیلئے روانہ ہوئے اور رات کا قیام دفتر ختم نبوت لندن میں ہوا حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کو طوفانی صاحب نے سفر کے حالات سے آگاہ کیا۔ ۳ صفر منگل کو لندن سے بریڈ فورڈ پہنچے قیام مسجد ابوبکر میں رہا اسی دن

ظہر باورڈ اسٹریٹ مسجد میں نماز پڑھی اور بیان ہوا اور بعد ازاں پرسٹن اسٹریٹ مسجد نصرت الاسلام میں مولانا طوفانی صاحب نے اپنے عزیزوں سے ملاقات بھی کی۔ لالہ عبدالرحمٰن اور بھائی عبدالرؤف صاحب نے بھرپور تعاون کیا اور کافی تعداد میں لوگوں کی کانفرنس میں شرکت کا یقین دلایا۔ ۴ صفر کو مولانا موصوف گلاسکو پہنچے جو تقریباً تین سو کلو میٹر بریڈ فورڈ سے دور واقع ہے۔ دوران سفر بشارت صاحب میرپور والوں سے ملاقات بھی ہوئی اور پھر تاریخی سینٹرل جامع مسجد میں یورپ کے پہلے مبلغ مفتی عبدالقیوم صاحب سے ملاقات کی جو ۱۹۷۳ء سے اشاعت دین میں مصروف ہیں۔ اسی مسجد میں بیان بھی ہوا اور لوگوں کو بارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کی دعوت بھی دی گئی۔ دو دن قیام بھی رہا جمعہ ایڈمرو جامع مسجد میں پڑھایا‘ ۸ صفر کو گلاسکو میں قیام رہا اسی روز سوات سے آیا ہوا ڈاکٹر جو کہ ایڈمرو میڈیکل یونیورسٹی کا طالب علم تھا سے ملاقات ہوئی اور یونیورسٹی میں قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہی ہوئی یہاں پر بھی مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب فرماتے ہیں کاش! کہ عالمی مجلس ایسا مبلغ بھیجے جو مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کیلئے دین حق کا پیغام پہنچائے۔ ۹ صفر ۱۶ جون ۹۷ء گلاسکو سے بریڈ فورڈ روانگی اور مختلف ٹاؤنز میں بیانات ہوئے براستہ مانچسٹر بریڈ فورڈ قیام کیا۔ ۱۰ صفر عصر کے بعد برمنگھم کے لئے مولانا موصوف روانہ ہوئے رات کے گیارہ بجے برمنگھم پہنچے۔ پھر بذریعہ ٹیکسی زکریا مسجد پری روڈ پہنچے‘ عشاء کی نماز کے بعد احباب سے ملاقات ہوئی۔ یہ یاد رہے کہ یہ مسجد قاری خورشید صاحب چھچھ والے کے زیر انتظام ہے۔ یہاں میرپور کے نوجوان ڈاکٹر سکندر سلطان‘ شاہ صاحب چھچھ والے اور ذوالفقار صاحب نہایت مخلص دوست ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تو ہمہ وقت تعاون کیلئے تیار رہتے ہیں گویا برمنگھم میں ختم نبوت کا یہ دوسرا دفتر ہے۔ ۱۱ صفر بعد از نماز عصر برمنگھم میں مسجد نقیب الاسلام میں بیان ہوا۔ مولانا سلمان صاحب نہایت دیندار اور شریف الطبع عالم دین ہیں اور کچھ لدھیانہ فیصل آباد اور کوہاٹ کے رہائشی لوگ بھی یہاں موجود ہیں جو نہایت مخلص اور احراری ذہن کے لوگ ہیں۔ اور بھرپور تعاون کرتے ہیں۔ ۱۲ صفر جمعرات بعد از نماز عصر جناب معصوم صاحب کی گاڑی پر مختلف جگہوں پر مختلف مساجد میں بیانات ہوئے۔ یاد رہے کہ معصوم صاحب کی گاڑی عالمی مجلس کے کسی بھی مبلغ کیلئے ہمہ وقت وقف رہتی ہے اور معصوم صاحب کے دو بچے بنوری ٹاؤن میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ۱۳ صفر بعد از نماز عصر مسجد مولانا مفتی عبدالسلام صاحب کے ہاں بیان ہوا اور ۱۴ صفر "وال سال" کیلئے مولانا موصوف روانہ ہوئے۔ ۱۵ صفر کو "کونٹری" میں جامع مسجد سلیم اللہ خان اور جامع مسجد آدم خان میں بیانات ہوئے۔ ۲۰ صفر جمعہ کو لندن ختم نبوت دفتر کیلئے روانگی ہوئی۔ مولانا موصوف کی طبیعت کی ناسازگاری اور بوجوہ واپس پاکستان آنا پڑا۔ ۲۶ صفر ۳ جون ۹۷ء کو پاکستان واپس آئے اور پھر ۱۲ جولائی کو ملتان دفتر سے کراچی کیلئے روانہ ہوئے اور ۲۲ جولائی کو کراچی سے لندن روانہ ہو گئے ۲۳ کی صبح لندن پہنچے۔ ۲۵ جولائی ۹۷ء کا جمعہ ایکسفورڈ میں پڑھایا‘ رات کو قیام بھی وہاں رہا اور پھر دوسری صبح لندن ختم نبوت دفتر حاضری ہوئی۔ ۲۱ ربیع الاول صبح بریڈ فورڈ کیلئے روانہ ہوئے ۲۷ جولائی بعد از نماز ظہر مسجد ابوبکر میں دو گھنٹے بیان ہوا اور بارہویں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کیلئے ۲ کوچیں تیار ہو گئیں۔ ۲۲ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ کو پرسٹن جامع مسجد میں بعد از نماز عصر بیان ہوا۔ ۲۳ ربیع الاول بروز منگل بریڈ فورڈ سے برمنگھم پہنچے اور رات کا قیام جامع مسجد ابوبکر میں رہا۔ جمعرات کو مسجد سلطان میں بعد از نماز عصر مختصر بیان ہوا۔ یہاں پر اکثر گجراتی مسلمان آباد ہیں جو دیندار اور مخلص لوگ ہیں۔ ۲۶ ربیع الاول یکم اگست حسب وعدہ جمعہ مسجد قبا وائی کلف روڈ میں پڑھایا اور ہفتہ کے دن بعد از نماز عصر مسجد قباء میں وما ارسلنک الا رحمتہ اللعالمین کے موضوع پر بیان ہوا۔ لوگوں نے پوری دلچسپی کے ساتھ بیان سنا اور کانفرنس میں بھرپور شرکت کا وعدہ کیا۔ ۲۸ ربیع الاول ۳ اگست کو مکی مسجد میں بیان ہوا اور نوجوانوں کے ساتھ خصوصی ملاقاتیں ہوئیں اس کے بعد کچھ فاصلے پر جناب محمد اشرف صاحب کی مسجد میں بعد از نماز مغرب بیان ہوا۔ اور پھر ۱۰ اگست تک قیام جامع مسجد زکریا میں رہا اور خصوصی ملاقاتوں کا سلسلہ شب و روز جاری رہا۔ اس عرصے میں مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے تقریباً بیس ہزار مسلمانوں تک پیغام حق پہنچایا اور یورپ کے مسلمانوں کے مسائل کے حل پر اظہار خیال کیا۔ دیگر قائدین ختم نبوت کے تبلیغی اسفار اور بارہویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کیلئے کوششیں اور کاوشیں اس کے علاوہ ہیں۔ الحمدللہ! گزشتہ سالوں سے امسال کانفرنس میں مسلمانوں کی شرکت زیادہ تھی۔ یورپ جیسے ملک میں بیس ہزار مسلمانوں کی اجتماع میں شرکت محض رب کریم کا کرم تھا حالانکہ ۱۰ اگست ۹۷ء کا دن یورپ کے موسم کے لحاظ سے انتہائی گرم دن تھا لیکن الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کو کامیاب کیا۔ علماء کرام کے بیانات آپ گزشتہ شماروں میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ کانفرنس کا اختتام شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ

باقی صفحہ ۲۴ پر

مولانا قاری شہاب الدینؒ انتقال فرما گئے

سلسلہ نقشبندیہ کے روحانی بزرگ' عالم دین' حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز' مدرسہ امینیہ سرگودھا کے بانی و مدیر' اور ہزاروں دلوں کی دھڑکن حضرت مولانا قاری شہاب الدینؒ ۲۹ اور ۳۰ جولائی کی درمیانی شب رحلت فرمائے عالم آخرت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان اللہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل عندہ باجل مسمی قاری صاحب ایک عرصہ سے وجع قلب کے مریض چلے آرہے تھے اور اس سے پیشتر کئی بار ان پر اس مرض کا حملہ ہوچکا تھا مگر ۲۹۔۳۰ جولائی کی درمیانی شب کا حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔ قاری صاحب نہایت کم آمیز و کم گو اور خاموش طبع تھے۔ شہرت و ناموری سے کوسوں دور تقویٰ و طہارت میں اپنے اسلاف و اکابر کی روایات کے امین تھے۔ قاری صاحب کا زمانہ طالب علمی سے سرگودھا سے تعلق شروع ہوا اور تادم واپسی قائم رہا۔ قاری صاحب قریب قریب ۱۹۶۳ء میں جامع مسجد بلاک نمبر ا سرگودھا میں واقع جامعہ سراج العلوم میں درجہ سابعہ یعنی مشکوۃ شریف کی تعلیم کے لئے داخل ہوئے تو اسی اثناء میں سرگودھا کے بلاک ۱۹ کی جامع مسجد سے حضرت مولانا وفاء اللہ صاحب فاضل دیوبند نے امام و خطابت سے معذرت کرلی ان کی جگہ حضرت مولانا قاری شہاب الدین صاحب کو جو ابھی مشکوۃ کے طالب علم تھے' بحیثیت امام و خطیب مقرر کیا گیا۔ حضرت قاری صاحب نے نہ صرف اپنے اساتذہ کے اعتماد کو بحال رکھا بلکہ علاقہ کی فضاء بدل دی اور رفتہ رفتہ قاری صاحب کی طرف لوگوں کا رجوع بڑھنا شروع ہوا۔

اسی اثناء میں جامعہ سراج العلوم کے شیخ الحدیث اور جامعہ امینیہ دہلی کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا خدابخش بھیروی نے جامعہ سراج العلوم سے استعفیٰ دے کر ازراہ شفقت اپنے لائق و فائق شاگرد کے ہاں تشریف لے گئے۔ قاری صاحب نے ان کی تشریف آوری کو غنیمت سمجھا اور مدرسہ امینیہ دہلی کے نام پر مدرسہ امینیہ سرگودھا کے نام سے ایک دینی درسگاہ قائم فرمائی' جس کے وہ خود مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے' ان دو اکابر نے ۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۴ء تک مل کر گلشن نبوی کی خوب خوب آبیاری کی اور تعلیم و تدریس کے میدان میں مدرسہ کو اپنے علاقہ کے معیاری مدارس کی صف میں لاکھڑا کیا۔ تاآنکہ ربوہ اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے نہتے مسلمان طلبہ پر حملہ کیا' ملکی حالات کا دھارا یکسر بدل گیا اور حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے مدرسہ کی تدریس و نظامت پر ناموس رسالت کے تحفظ کی خدمت کو ترجیح دی اور اپنی خدمات مکمل طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سپرد کردیں۔ مدرسہ کے ساتھ باقاعدہ تدریس نظامت کے تعلق کے بجائے تاحیات سرپرستی اور مشاورت کا تعلق برقرار رکھنے کے وعدہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی اور سرگودھا کے قادیانی جفادریوں کو ناکوں چنے چبوادیئے۔

اب سرگودھا میں مدرسہ امینیہ کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس کا پلیٹ فارم بھی دین و اشاعت دین میں ایک مضبوط قوت بن کر سامنے آگئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور تمام دینی قوتوں' اداروں' اور مراکز کو دن دگنی اور رات چگنی ترقی سے سرفراز فرمائے اور شرو فتن سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

قاری صاحب کی ۳ صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ ہے مرحوم کے اکلوتے بیٹے جناب محمد ہارون صاحب جو ابھی زیر تعلیم ہیں اور مشکوۃ شریف تک تعلیم مکمل کرچکے ہیں' شوریٰ نے اسے مولانا کا جانشین اور مدرسہ کا مہتمم مقرر کیا ہے۔ اللہ اسے اپنے والد بزرگوار صاحبؒ کے اس لگائے ہوئے پودے کو سرسبز و شاداب اور آباد رکھنے کی توفیق بخشے اور ادارہ کو ہر طرح کی ترقیات سے نوازے۔ (آمین)

ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا موصوف کے تمام پسماندگان' مریدین اور متعلقین کے غم میں برابر کا شریک ہے' اور اپنے بزرگ راہنما جناب مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب سے بھی تعزیت کرتا ہے کہ وہ ایک مخلص دوست اور رفیق کار اور دینی امور میں معاون و مددگار سے بلکہ دست و بازو سے محروم ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحب کی زندگی بھر کی لغزشوں سے درگزر فرماکر عفو و کرم کا معاملہ فرمادیں اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادیں۔

بقیہ : دنیا بعثت سے پہلے اور بعثت کے بعد

یہ جیتی جاگتی دنیا ایک وسیع قبرستان ہوتی ہے دفعتاً" موت کی اس بستی میں زندگی کا چشمہ اس طرح ابلتا ہے جس طرح رات کی سیاہی میں صبح کی سپیدی نمودار ہو "الصلوۃ خیر من النوم" سے او ٹھتی سوتی انسانیت کو تازگی اور زندگی کا نیا پیغام ملتا ہے' جب کسی طاقت و سلطنت کا کوئی فریب خوردہ انا ربکم الاعلی میں تمہارا سب سے اونچا پروردگار ہوں اور مالکم من الہ غیری (میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں) کا نعرہ لگاتا ہے تو ایک غریب موذن اسی کی مملکت کی بلندیوں سے "اللہ اکبر" کہہ کر اس کے دعوائے خدائی کا تمسخر اڑاتا ہے اور "اشھد ان لا الہ الا اللہ" کہہ کر حقیقی بادشاہت کا اعلان کرتا ہے' اس طرح دنیا کا مزاج بے اعتدالی سے اور اس کا دماغ بہکنے سے محفوظ رہتا ہے۔

اس عرفان' ایمان اور اعلان کا چشمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ کی تعلیم و دعوت ہے' اور اب یہی عرفان' ایمان اور اعلان دنیا کی حیات نو کا سرچشمہ اور ہر صحیح و صالح انقلاب کا واحد ذریعہ۔

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندہ مومن کی اذاں سے پیدا

قسط نمبر ۳

مرزا غلام احمد قادیانی کے ۶۰ شاہکار جھوٹ

مولانا عبداللطیف مسعود...... ڈسکہ

جھوٹ نمبر ۴۵- امام الدجالین کا ایک عظیم شاہکار:

"جناب مرزا صاحب نے ایک رسالہ اربعین نامہ چالیس حصے لکھنے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے مگر براہین کے پچاس حصوں کی طرح اس وعدہ پر بھی پورے نہ اتر سکے بلکہ صرف چار حصے لکھنے کے بعد اعلان کر دیا کہ پہلے چھوٹے چھوٹے چالیس رسالہ لکھنے کا ارادہ تھا مگر اتفاقاً" زیادہ ہی طویل ہوگئے لہٰذا اب ان کو چار پر ختم کر دیا جاتا ہے آئندہ کوئی رسالہ شائع نہ ہوگا جس طرح ہمارے خدا عزوجل نے اول پچاس نمازیں فرض کی تھیں۔ پھر تخفیف کر کے بجائے پچاس کے پانچ پر اکتفا کر دی اسی طرح میں بھی اپنے رب کریم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ناظرین کے لئے تصدیق کر کے چار کو بجائے چالیس قرار دے دیتا ہوں المختصر"۔ (اربعین ص ۱۲ ج ۴ خزائن ص ۴۴۲ ج ۱۷ طبع ربوہ)

فائدہ : ملاحظہ فرمائیں اس ہوشیار و عیار مصنف کی چالاکی کہ کس طرح چالیس سے صرف ۴ پر ٹرخا دیا جیسا کہ پہلے بھی پچاس کا وعدہ کر کے اور قیمت لے کر صرف پانچ حصوں پر ٹرخا دیا۔ اس ذات شریف سے پوچھئے کہ تمہیں کس ابلیس نے مجبور کیا تھا کہ تم لمبے لمبے رسالے لکھ کر وعدہ خلافی کرو۔ پھر اگر ایسا اتفاقاً" ہوگیا تو اربعین کا نام ہی تبدیل کر کے دوسرا کوئی نام رکھ لیتے تاکہ جھوٹ کا الزام نہ آتا پھر سب سے بڑھ کر قبیح بات پچاس نمازوں کی مثال دیتا ہے جو کہ نہایت غیر معقول اور بددیانتی ہے حالانکہ اس کی اتباع تو یہ تھی کہ پانچ جلدوں کی رقم لے کر پچاس جلدیں دیتے جس طرح خدا تعالیٰ نے پانچ نمازیں ادا کرنے پر پچاس کا ثواب عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ اتباع معکوس عقل و فکر اور دیانتداری کے سراسر خلاف ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کا مال ہضم کر کے پھر انہی کو الو بنا رہے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۴۶- جناب قادیانی تحریر فرماتے ہیں کہ:

"غرض میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے اور ایک فاطمی' اور میں دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں اور احادیث اور آثار دیکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آنے والے مہدی آخرالزمان کے متعلق یہی لکھا ہے کہ وہ مرکب الوجود ہوگا۔ ایک حصہ بدن کا اسرائیلی اور ایک حصہ محمدی"۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۹ خزائن ص ۱۱۸ ج ۱۷)

فائدہ : ایسی ترکیب اور ایسے مرکب مہدی کا احادیث و آثار میں کہیں نام و نشان نہیں یہ محض قادیانی دجل و فریب کا انوکھا شاہکار اور شاخسانہ ہے۔

جھوٹ نمبر ۴۷- کذاب اعظم لکھتے ہیں کہ:

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر اب تک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں۔ سو وہ میں ہوں۔ العیاذ باللہ"۔ (براہین ص ۹۰ خزائن ص ۱۱۷-۱۱۸ ج ۲۱)

فائدہ : ملاحظہ فرمایئے کہ قادیانی کس قدر دجل و افتراء کا ارتکاب کر رہا ہے کہ میں جامع صفات مقدسین ہوں جبکہ یہ مقام صرف خاتم الانبیاء ﷺ کا ہے نیز پہلے انبیاء مستقل اور من جانب الٰہی نبی تھے وہ ظلی یا تبع قسم کے نہ تھے نیز ان پر شرائع بھی نازل ہوتی رہیں۔ انہوں نے جہاد و قتال بھی کئے۔ حکمرانیاں کیں ہر قسم کے کفر و شرک اور گناہ اور برائی کے خلاف عملی طور پر مزاحمت کی۔ مگر ان صاحب میں یہ کوئی بھی بات نہیں ہے تو اس سے بڑھ کر تضاد کذب بیانی اور دجل و فریب کیا ہو سکتا ہے؟ یہ صاحب اپنی نبوت کو ظلی کہتے ہیں غیر تشریعی بھی کہتے ہیں۔ جہاد کے سرے سے منکر ہیں۔ حکومت تو کجا اپنے محلّے کی نمائندگی بھی میسر نہ تھی اپنی برادری کی سربراہی بھی میسر نہ تھی بت پرستی اور شرک اور فسق و فجور کے خلاف بھی جہاد نہیں کیا پھر انبیاء سابقین کا نمونہ اور ترجمان کیسے ہوگئے سچ ہے کہ جو بات بھی کی خدا کی قسم لاجواب کی۔

جھوٹ نمبر ۴۸- اس طرح خدا نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ میرے متعلق یہ وحی ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء جس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرائے میں اس کا تقاضا یہ ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے اوصاف بھی ہوں۔ کیونکہ وہ بھی صاحب وحی تھا۔ قرآن مجید میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی ہے۔ اس امت کا ذوالقرنین میں ہوں۔ اور ذوالقرنین وہ ہوتا ہے جو دو صدیوں کو پالے اور میرے لئے عجیب بات یہ ہے کہ میں نے ہر سنہ میں دو صدیوں کو پایا ہے ہجری۔ شمسی' بکری وغیرہ۔ اور بعض احادیث میں بھی آیا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوگا لہٰذا میں بنص حدیث ذوالقرنین ہوں۔ (براہین احمدیہ ص ۹۰-۹۱ ج ۵ ص ۱۱۸ ج ۲۱)

فائدہ : یہ تمام مذکورہ امور محض کذب و افتراء

اور مکرو فریب کا شاہکار ہیں۔ نہ خدا نے مرزا کا نام ذوالقرنین رکھا اور نہ حدیث میں ایسی کوئی بات ہے اور نہ ہی ذوالقرنین کا یہ مفہوم ہے۔ بلکہ یہ سب باتیں چنڈو خانے کی گپیں ہیں۔ پھر ذوالقرنین تو صاحب جلو تھا مرزا وہ نہیں اس نے دنیا کے دونوں کنارے دیکھے سفر کیا مگر مرزا ہندوستان کے کنارے بھی نہ دیکھ سکا۔ پھر اس زمانہ میں دیگر انسان بھی تھے وہ بھی دو صدیوں کو پانے والے تھے۔ وہ ذوالقرنین کیوں بن گئے۔ جناب والا ایسی باتیں تو تھیٹر میں مسخرے کرتے ہیں۔ کوئی معقول انسان نہیں کر سکتا۔

جھوٹ نمبر ۴۹۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ :

"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسیا کی طرف بھاگے گا۔ جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادات کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور شراب پیئے گا' اور سور کا گوشت کھائے گا (العیاذ باللہ) اور اسلام کے حلال و حرام کی پرواہ نہیں رکھے گا۔ کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے"۔

(حقیقت الوحی ص ۲۹ خزائن ص ۳۱ ج ۲۲)

فائدہ : ناظرین کرام! کفر و زندقہ کی حد ہو گئی' حرامزادگی کی انتہا ہو گئی' ایسی بکواسی مردود کی زبان گدی سے کھینچ لی جائے پھر بھی تسلی نہیں ہوتی۔ ایسا ملعون انسان شاید ہی کسی ماں نے جنا ہو۔ اس کذاب سے پوچھئے کہ یہ صفات و حالات کون تسلیم کرتا ہے؟ ہمارے قرآن و سنت کے مطابق تو وہ آخر اسی اسلام کی تبلیغ اور اتباع کریں گے نہ گرجا میں جائیں گے نہ انجیل کی تلاوت۔ نہ بیت المقدس کو قبلہ بنائیں گے۔ وہ تو خود اس خاتم الانبیاء ﷺ کے متعلق پیشگوئی فرماگئے ہیں پھر وہ کیسے تمہارے مذکورہ اعمال بجالائیں گے پھر ان کی انجیل میں نہ شراب حلال ہے نہ خنزیر تو پھر یہ الزام دینا کہاں کی انسانیت ہے۔ اس خبیث انسانی ڈھانچے نے اس اقتباس میں ایک اولوالعزم نبی معظم کی زبردست توہین کا ارتکاب کرکے دائمی لعنت خریدلی ہے۔ ہمیشہ کی جہنم کا سودا کرلیا ہے۔ سچ کہا گیا ہے اذا فاتک الحیاء فافعل ماشئتہ

○

خاتون جج کا قبول اسلام

○ جنوبی افریقہ کے ملک "ریبیڑیا" کی عدالت عالیہ کی خاتون جج اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرلیا ہے اور اپنا اسلامی نام سارہ رکھ لیا ہے' اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے بتایا کہ وہ اس دین حق کی نشرو اشاعت اور تبلیغ کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرتی رہیں گی

محمد اورنگ زیب اعوان...... اسلام آباد

ہے کمی تو بس اسی چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

پاکیزہ اور باحیاء جوانی کی موت اور وہ بھی شہادت کی کہ جسے رب کا قرآن کریم **ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرونO** کے انسان کو ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید بنادیتی ہے انہی زندہ جاوید انسانوں میں ایک پچیس سالہ رعنا نوجوان حافظ امیر محمد بھی ہے جو کہ گزشتہ دنوں جہاد افغانستان میں جام شہادت نوش کرگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

۸ اپریل ۱۹۷۲ء کو وادی سون سکیسر کی دلفریب' دیدہ زیب اور مردم خیز سرزمین سے جنم لینے والے محمد امیر نے اپنے اسلاف کی روحوں کی حقیقی ترجمانی کے لئے اس دنیا میں قدم رکھا۔ محمد امیر کے تین بھائی عالم دین اور والد بزرگوار حاجی محمد حنیف خالصتا" مذہبی ذہن رکھنے والے اور علماء کرام کے قدردان ہیں۔

محمد امیر نے جب ہوش سنبھالا تو انہیں مقامی مسجد اور پرائمری اسکول میں بھیجا گیا۔ انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد اپنے ماموں مولانا ظہور احمد علوی کے مدرسہ جامعہ محمدیہ اسلام آباد میں حفظ قرآن مجید کے لئے داخلہ لیا تکمیل حفظ کے بعد وہیں عالم دین بننے کے لئے شعبہ کتب میں داخلہ لیا۔ اور اب درجہ خامسہ میں پڑھ رہے تھے کہ جذبہ جہاد نے انگڑائی لی اور اپنے چند دوستوں کے ہمراہ جہاد افغانستان میں عملی شرکت کے لئے مدرسہ سے چھٹیاں لے کر افغانستان چلے گئے' آج افغانستان کے اندر طالبان اعلائے کلمۃ الحق اور باطل کی سرکوبی کے لئے مصروف جہاد ہیں طالبان نے افغانستان کے اندر صحیح اسلامی مملکت کا وجود عمل میں لاکر قرون اولی کی یاد تازہ کردی ہے۔ جہاد افغانستان نے کئی لوگوں کے جذبہ جہاد کو بیدار کیا اور کئی نوجوانوں نے طالبان کے جہاد افغانستان میں جام شہادت نوش کیا جہاد افغانستان اور تحریک طالبان کے انہی شہیدوں میں حافظ محمد امیر بھی ہیں۔

محمد امیر نوعمر اور نوخیز تھا کام کی لگن اور جذبہ اخلاص نے اسے لوگوں میں محبوب بنادیا تھا وہ نوجوانوں کی آنکھ کا تارا اور محفلوں کا مہ پارہ بن گیا تھا۔ محمد امیر جاتے جاتے اپنی یادوں اور باتوں کے ایسے چراغ روشن کرگیا جس سے نوجوان مدتوں روشنی پاتے رہیں گے۔ محمد امیر عالم تخیلات سے اپنے دوستوں کو آج بھی یہ پیغام دے رہا ہے۔

ہم نے تو دل جلا کے سر راہ رکھ دیا
اب جس کی جی میں آئے پائے روشنی

اس شہید ناز سے میرا تعارف مولانا تنویر احمد علوی کی وساطت سے ہوا جو کہ محمد امیر شہید کے ماموں زاد بھائی حافظ قرآن' عالم دین اور بہترین مقرر ہیں۔ محمد امیر شہید سے پہلے تعارف میں ہی میں اس فیصلے پر پہنچ گیا کہ یہ عظیم انتھک' جفاکش' جری و بہادر' درد دل رکھنے والا' عزم و استقلال کا کوہ گراں' خوش الحان' شیریں گفتار' بااخلاق و ملنسار نوجوان ایک ایسا ہیرا ہے جسے ماہر جوہری (مرحوم کے استاد اور ماموں مولانا ظہور احمد علوی) نے تراش کر نگینہ میں سجایا اور اس کے حسن میں چار چاند لگادیئے۔ محمد امیر شہید سے کئی ملاقاتیں اور مجلسیں ہوئیں وہ جب بھی کسی محفل میں بیٹھتے تو جان محفل قرار پاتے' کسی موضوع پر بات چیت ہوتی تو اپنی پراثر اور مدلل گفتگو سے مخاطب کو فورا" قائل کرلیتے چند گھڑیاں ان کے ساتھ گزارنے والا شخص ان کا گرویدہ بن جاتا۔

امت مسلمہ کے لئے درد اور تڑپ رکھنے والے اس دیوانے کے سامنے جب بھی کفار کے ظلم و ستم کا ذکر چھڑتا تو کڑھن اور دلسوزی سے چہرہ متغیر ہوجاتا' آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے اور پھر یکایک آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ ہوجاتیں اور فضاء میں ہاتھ بلند کرکے بڑے جوش اور ولولے کے ساتھ کہتے کہ (انشاء اللہ موقع ملا تو مظلوموں کے لہو کے ایک ایک قطرہ کا انتقام لوں گا اور سارے قرض چکادوں گا) گویا کہ وہ اپنی ذات میں ایک تحریک تھے جو دنیا بھر کے ظالموں اور جابروں کے ساتھ تنہا ٹکرانے کا عزم رکھتے تھے۔

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ کو ان کے ختم قرآن کے موقع پر راقم نے عظمت قرآن و فضیلت رمضان کے موضوع پر بیان کیا تو بعد میں کہنے لگے کہ آپ عظمت شہادت و فضیلت جہاد پر بھی ضرور بیان کیا کریں اب زندگی بے مزہ ہے میرے لئے شہادت کی بھی دعا کریں کہ اللہ تعالی راہ حق میں شہادت نصیب فرمائیں۔

اللہ تعالی نے اس مرد مجاہد کی دلی خواہش کو پورا کیا افغانستان میں جبل سراج کے محاذ پر یہ عظیم مجاہد ایک ندی کے کنارے وضو کررہا تھا کہ ظالم اسلام دشمن سپاہیوں کی گولیاں عین دل پر آکر لگیں اور آخر دل بے قرار کو قرار آہی گیا۔

جب شہادت کی خبر اسلام آباد میں پہنچی تو علماء و طلباء سبھی جامعہ محمدیہ میں اکٹھا ہونا شروع ہوگئے اور محمد امیر کے مقدر پہ رشک کرنے لگے کہ اس کم عمری میں شہادت جیسے عظیم مقام پر فائز ہوگیا۔ ۱۹ جون ۱۹۹۷ء بروز بدھ دن ۱ بجے

جب شہید ناز کی لاش جامعہ محمدیہ پہنچی تو ہر آنکھ اشکبار تھی اس موقع پر جامعہ کے مہتمم اور شہید کے ماموں مولانا ظہور احمد علوی کا صبر و استقامت دیدنی تھا نماز ظہر کے بعد مولانا عبدالغنی (ایم این اے) نے احاطہ جامعہ محمدیہ میں محمد امیر شہید کا جنازہ پڑھایا۔ نماز جنازہ میں اسلام کے آباد کے علماء کرام اور دینی مدارس کے طلباء کے علاوہ مولانا شہاب الدین سفیر افغانستان' نائب سفیر مولانا عبدالوہاب اور مولانا محمد خان شیرانی (ایم این اے) نے بطور خاص شرکت کی۔ اور اس نوجوان شہید کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا یہ محمد امیر شہید کی دوسری نماز جنازہ تھی پہلی نماز جنازہ سرزمین افغانستان جلال آباد میں ادا کی گئی جہاں ہزاروں مجاہد طالبان نے نماز جنازہ میں شرکت کی جبکہ تیسری نماز جنازہ اور نماز مغرب مسجد دارالسلام کے گراؤنڈ میں مولانا ظہور احمد علوی کی امامت میں ادا کی گئی نماز جنازہ میں تقریباً ۲ ہزار افراد نے شرکت کی اور شہید ناز حافظ محمد امیر شہید کو خراج عقیدت پیش کیا۔

محمد امیر شہید کا جب جنازہ اٹھا تو صبر کے پیمانے چھلک پڑے' ہر آنکھ مرحوم کو آنسوؤں کے نذرانے پیش کررہی تھی میں نے دیکھا کہ مولانا محمد نذیر فاروقی' مولانا محمد شریف ہزاروری' مولانا حمداللہ' جناب محمد افضل' جناب محمد طاہر' حاجی محمد یعقوب' مولانا ذوالفقار احمد فاروقی' مولانا خلیل الرحمٰن' مولانا عبدالغفار' مولانا محمد فاروق کشمیری غرضیکہ ہر آنکھ پرنم تھی۔ چیخ و پکار' رنج و غم' آہ و بکا اور درد و الم کے دلخراش مناظر اس سے پہلے کم ہی دیکھنے میں آئے ہوں گے۔ پاکیزہ اور باحیاء جوانی کی موت نے محمد امیر کو زندہ جاوید کردیا۔ محمد امیر پہلے بھی گھر سے نکلتا تھا مگر آج سج دھج کچھ عجیب و غریب تھی۔

لاش کاندھوں پہ میری ساتھ ہجوم یاراں
آخری' بار میرا گھر سے نکلنا دیکھو

محمد امیر شہید نے شہادت سے دو روز قبل اپنے ماموں اور استاد مولانا ظہور احمد علوی کو ایک خط لکھا جو کہ شہادت کے بعد موصول ہوا'

محمد امیر شہید نے اپنے خط میں لکھا کہ:

"الحمدللہ ہم سب بفضل خدا اور آپ کی پرخلوص دعاؤں کے ساتھ بالکل خیریت سے ہیں ساتھیوں کے جذبات اور عزائم بلند ہیں باقی یہ کہ ہمارے جانے سے علاقہ فتح ہو یا نہ لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ اس عظیم جہاد میں ہمارا حصہ بھی پڑجائے گا اور ہم انشاء اللہ جلد از جلد واپس آنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ ہمیں پڑھائی کے ضائع ہونے کا بھی بہت احساس ہے پڑھائی میں اگر تاخیر ہوگئی تو اس کی کو تو بعد میں پورا کیا جاسکتا ہے لیکن یہ مواقع بار بار نہیں آتے کیونکہ یہ جنگ صرف افغانستان کی جنگ نہیں بلکہ کفر اور اسلام کی جنگ ہے جس میں ہماری شرکت ہمارے لئے اور آپ کے لئے باعث افتخار ہے آپ سے نہایت عاجزی سے درخواست ہے کہ آپ ہمیں دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامل اخلاص کے ساتھ اس عظیم کاز میں کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔"

محمد امیر شہید کے گھر تعزیت کے لئے

راولپنڈی اسلام آباد کے علماء کرام کے علاوہ جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مبلغ مولانا اللہ وسایا اور حرکتہ الانصار کے امیر مرکزیہ مولانا محمد امین تشریف لائے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ جب محمد امیر شہید کا جنازہ اٹھا تو اس کی روح پکار پکار کر کہہ رہی تھی۔

مطمئن ہوں کہ مجھے یاد رکھے گی دنیا
میرے گھر کے در و دیوار مجھے سوچیں گے
جب بھی اس شہر کی تاریخ وفا لکھے گی
وسعت دشت مجھے آبلہ پا لکھے گی
میرا ماتم اسی چپ چاپ فضاء میں ہوگا
میرا نوحہ انہی گلیوں کی ہوا لکھے گی

●●

بقیہ : مولانا محمد اکرم طوفانی کا سفر برطانیہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعا پر ہوا۔ مولانا طوفانی صاحب' حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مفتی محمد جمیل خان کی معیت میں ۱۲ اگست کو عمرہ کی ادائیگی کیلئے روانہ ہوئے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مفتی محمد جمیل خان صاحب جدہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور بعدازاں ادائیگی عمرہ واپس وطن تشریف لائے جبکہ مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب جدہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے مولانا طوفانی صاحب نے پانچ دن مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور چار دن مدینتہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قیام کے بعد جمعہ کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا کی اور ۲۴ اگست ۹۷ء بروز اتوار ساڑھے چار بجے کراچی قائد اعظم انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر دفتر ختم نبوت کراچی کے احباب نے موصوف کا استقبال کیا۔ یاد رہے کہ شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ اور جناب احمد عثمان ایڈووکیٹ اور دیگر احباب ۲۲ اگست کو پاکستان پہنچ چکے ہیں' جبکہ مولانا اللہ وسایا صاحب اور سید نفیس الحسن شاہ صاحب مدظلہ کیم ستمبر ۱۹۹۷ء کو عمرہ کی ادائیگی کے بعد قائد اعظم انٹرنیشنل ایئرپورٹ کراچی پہنچے اور ختم نبوت دفتر کراچی کے احباب جناب انور رانا صاحب' راقم الحروف اور جناب جمال عبدالناصر نے استقبال کیا۔

جمال عبدالناصر..... بھکر

ناموسِ رسالتؐ اور اُس کا تحفظ

آج کل وطن عزیز پاکستان میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا روز مرہ کا معمول بن چکا ہے، کبھی کوئی حضور اکرمؐ کے منصب رسالت پر ڈاکہ زنی کرتا ہے تو کوئی پیارے نبی کی شان اقدس میں گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے کوئی بدبخت اپنے آپ کو نبی آخرالزمان سے افضل قرار دیتا ہے۔ ابھی حال ہی میں لاہور کے ایک ملعون شخص یوسف علی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس واطہر میں گستاخی کرتے ہوئے کہا ہے کہ نعوذباللہ میں محمد ہوں اور مصطفیٰ ہوں، اور اپنے حاضرین مجلس اور مریدوں کو مصطفوی خاندان کہتا ہے۔ اس گستاخ رسول کا کہنا ہے کہ ۱۹۹۴ء میں حضور اکرمؐ کی روح میرے جسم میں منتقل ہوگئی (نعوذباللہ) پیارے نبی آخرالزمان کی شان میں اس سے بڑی گستاخی اور کیا ہوگی؟ کہ یہ شخص اپنے آپ کو محمد اور اس کے ماننے والے کو مصطفوی خاندان کہتا ہو۔ یہ پیارے نبی آخرالزمان م کی شان اقدس میں کتنی بڑی گستاخی ہے اور ناموس رسالت کے ساتھ کتنا بڑا مذاق ہے۔ لیکن ہمارے حکمران بالکل خاموش تماشائی کا کردار ادا کررہے ہیں۔ ہمارے ملک میں حضور کی ناموس کی حفاظت کیلئے کوئی قانون نہیں؟ اگر ہے تو توہین رسالت کے مرتکب شخص کو اس کے مطابق سزا نہیں دی جاتی بلکہ الٹا اس کو تحفظ دیا جاتا ہے اور اس کو ہر قسم کی سہولیات دی جاتی ہیں۔ اس کو آرام وسکون کیلئے مکمل تفریح مہیا کی جاتی ہے۔

بلکہ سابقہ دور حکومت میں تو یہاں تک ہوا کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو مکمل تحفظ دیا گیا۔ صرف تحفظ ہی نہیں، جرمنی تک ان کو مکمل پروٹوکول بھی دیا گیا۔ آپ کو شاید یاد ہوگا رحمت مسیح اور سلامت مسیح نے سابقہ دور حکومت میں ایسے بدبخت تھے جنہوں نے ناموس رسالت کی توہین کی اور اس وقت ہماری حکومت نے ان کو مکمل تحفظ کے ساتھ جرمنی روانہ کردیا تھا۔ اسی طرح اگر کوئی قائد اعظم محمد علی جناح کی توہین کرے تو اس کو تو سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے، اور اگر کوئی ملک عزیز پاکستان کو برا بھلا کہے تو اس کو تو فوری سزا ملتی ہے اور غدار وطن کہا جاتا ہے۔ گزشتہ دور حکومت میں پنجاب اسمبلی ہال میں قائد اعظم کی تصویر گرگئی، اس بات کو اتنا اچھالا گیا کہ پورے ملک میں ہنگامے کھڑے ہوگئے کہ قائد اعظم کی توہین ہوئی، بانی پاکستان کی توہین ہوئی۔

لیکن اس طرف کسی کا خیال نہیں گیا کہ شافع کوثر، ہادی محشر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اگر کوئی کرتا ہے تو اس کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے، یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح حقیقت پر مبنی ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے سے لیکر آج تک گستاخ رسول کیلئے کوئی چھوٹ نہیں۔ پیارے نبی آخر الزمان کے اس دنیا سے رحلت کے بعد مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا، اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر ڈاکہ زنی کا ارتکاب کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول نے اس کے خلاف جہاد کرکے اس کو واصل جہنم کیا اور بارہ سو سے زائد صحابہ کرامؓ شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ ان میں سات سو سے زائد صحابہ قرآن کریم کے حافظ اور قاری تھے۔ اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا، اس کا انجام بھی مسیلمہ کذاب سے بدتر ہوا۔ اسی طرح جو بھی نبوت کا دعویدار پیدا ہوا اس کو جہنم رسید کردیا گیا۔ پھر آج سے تقریباً سو سال قبل ہندوستان کے علاقہ قادیان سے ایک بدبخت کھڑا ہوا، جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ کی شان اقدس میں اتنے نازیبا الفاظ استعمال کئے کہ ایماندار شخص لکھنا اور سننا گوارا نہیں کرتا۔ چند مغلظات مرزا ملاحظہ کریں:

■ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ہے (نعوذباللہ)

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم "اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور احمد بھی" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ نمبر ۴)

■ دوسری جگہ مرزا غلام احمد کا کہنا ہے کہ:

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں، اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے، کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح ص ۵۶)

■ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے، حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (اخبار الفضل جولائی ۱۹۲۲)

■ یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں

محمد جس نے دیکھے ہوں اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

تو یہ تھیں مرزا غلام احمق کی گستاخیاں مرزا نے یہاں تک کہ حضورؐ کی شان میں اور بھی بہت کچھ کہا لیکن قلم لکھنے سے معذور ہے۔ اور تو اور اس نے رب کریم رؤف رحیم کی ذات اقدس پر نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام' حضرت امام مہدی علیہ الرضوان' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی ذات کے بارے میں جو گستاخیاں کیں۔ (امان الحفیظ)

ایک ایسا شخص جو اپنے بارے میں یہ کہتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس شخص کا اپنے بارے میں یہ نظریہ ہو کہ میں آدم زاد ہی نہیں ہوں' اور انسانوں کے نفرت اور عار کی جگہ ہوں۔ تو آپ خود اندازہ کریں' کہ وہ شخص نبی کیسے ہو سکتا ہے؟ جو شخص انسان ہی نہیں وہ انسانوں کا نبی کیسے ہو سکتا ہے؟

اب مرزا غلام احمد قادیانی کی گستاخی' دلیری اور ڈھٹائی کی پیروی کرتے ہوئے حال ہی میں ایک لاہور میں جھوٹا مدعی نبوت پیدا ہوا۔ جس نے مرزا ہی کی طرح بہت سے دعوے کئے' اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت و رسالت پر ڈاکہ زنی کی ناپاک جسارت کی ہے۔ اس بدبخت ملعون کا نام یوسف علی ہے' اس گستاخ رسول کا کہنا ہے کہ ۱۹۹۴ء میں حضور نبی اکرم کی روح مجھ میں منتقل ہو گئی (نعوذ باللہ)

اے کاش! ہمارے مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہوں' اور کوئی بھی مسلمان غازی علم الدین اور غازی عبدالقیوم کا کردار ادا کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے صاحب اقتدار لوگوں کے دل میں بھی یہ بات ڈال دے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کرنا ہی عین ایمان ہے' جس طرح ایک دفعہ حضور اکرمؐ ہی کے زمانہ میں حضورؐ کی زندگی مبارکہ میں ایک بدبخت اور ملعون یہودی سردار ابو رافع نے پیغمبر کی شان میں گستاخانہ اشعار کہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کے محراب میں کھڑے ہو کر فرمایا' جو شخص اس کا خاتمہ کرے گا اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اس وقت حضورؐ کی مجلس میں ایک نابینا صحابی عبداللہ ابن ابی عتیق بیٹھے تھے' انہوں نے دل میں تہیہ کر لیا کہ اس گستاخ کو میں ختم کروں گا' اس نابینا صحابی نے خنجر تیز کیا کپڑوں میں چھپایا اور اس بدبخت سردار کے محل میں پہنچ گئے اور اس بدبخت سردار ابو رافع کو قتل کر دیا ہے۔ ایک ہم ہیں! کہ حضورؐ سے محبت کے دعویدار تو ہیں لیکن جب حضورؐ کی شان میں کوئی بدبخت گستاخی کرتا ہے تو ہمارے کان پر جوں تک رینگتی نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ مولویوں کا مسئلہ ہے۔ ختم نبوت کی جماعت کا مسئلہ ہے۔ لیکن نہ صرف یہ مولویوں کا مسئلہ ہے اور نہ ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مسئلہ ہے' بلکہ میں تو کہتا ہوں جس نے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا' حضورؐ کی نبوت کا اقرار کیا' آپؐ پر ایمان لایا' ہر وہ شخص جس نے کلمہ پڑھا' جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان موجود ہے اس کا فرض بنتا ہے کہ حضورؐ کی شان میں گستاخی کرنے والے کا قلع قمع کرے اور حکومت پاکستان کا بھی فرض ہے کہ وہ بجائے امریکہ' برطانیہ' فرانس اور جرمنی کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قوانین پر عمل کرے اور شریعت محمدی نافذ کرے۔

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتا بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقش ہستی میں یہ غنچے پریشان ہوتے
رخت در دوش میں سب دست و گریبان ہوتے
خیمہ افلاک سے میں پھر سے تشدد ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت و جبل توحید کے ہدی خواں ہوتے
نہ مزن تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰؑ طور پر پہنچے
پر کیا عجیب کہ وحی تیرے حضور پر پہنچے

اللہ تعالیٰ ہماری حکومت اور مسلمانان عالم کو حضورؐ کی ناموس کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

●●

قادیانی مردم شماری

بھکر (نمائندہ خصوصی) قادیانی اگر آئین پاکستان کے مطابق مردم شماری میں حصہ نہ لیں اور بائیکاٹ کریں تو وہ پاکستان کے شہری کیسے کہلا سکتے ہیں؟ یہ بات ختم نبوت ضلع بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے چک گرائیں کے ایک عظیم الشان جلسہ عام میں کی۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کو مجبور کرے کہ وہ آئین پاکستان کی دفعہ ۲۶۰۔ سی کا احترام کرتے ہوئے اپنی مردم شماری غیر مسلم شیڈول کاسٹ میں کرائیں۔ اگر وہ مردم شمار کا بائیکاٹ کریں جیسا کہ ان کا اعلان آچکا ہے تو ان کو غیر ملکی باشندے قرار دیں۔ جن لوگوں کے نہ ووٹ آئین کے مطابق درج ہیں نہ ہی آئین کے مطابق مردم شماری میں حصہ لیتے ہیں تو ہم حکمرانوں سے پوچھتے ہیں کہ ان کو کلیدی آسامیوں پر اور یہاں تک کہ ہائیکورٹ کے جج تک کس قانون کے مطابق فائز کیا گیا ہے۔ قادیانی اب بالکل کھل کر بغاوت پر اتر آئے ہیں۔ اس ملک میں دہشت گردی اور فرقہ واریت قادیانیت کی شہہ پر ہو رہی ہے۔ لہٰذا میرا ہی نہیں بلکہ کل محب وطن پاکستانیوں کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائیں ورنہ ان کو باغی قرار دے کر ان پر بالکل پابندی عائد کریں۔

نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ

لب پر درود دل میں خیال رسولؐ ہے — اب میں ہوں اور کیف وصال رسولؐ ہے
دائم بہار گلشن آل رسولؐ ہے — سینچا گیا لہو سے نہال رسولؐ ہے
محسن حسنؓ کو دیکھ حسینؓ حُسیں کو دیکھ — دونوں میں جلوہ ریز جمال رسولؐ ہے
ابوبکرؓ ہوں‘ عمرؓ ہوں‘ وہ عثمانؓ ہوں یا علیؓ — چاروں سے آشکار کمال رسولؐ ہے
اسلام نے غلام کو بخشی ہیں عظمتیں — سردار مومنین بلال رسولؐ ہے
سجدہ جو ہے شفاعت کبریٰ کے واسطے — امت کے حق میں حق سے سوال رسولؐ ہے
ہاں نقش پائے ختم رسل میرا تخت ہے — ہاں میرے سر کا تاج نعال رسولؐ ہے
جام جم اس کے سامنے کیا چیز ہے نفیسؔ — جس کو نصیب جام سفال رسولؐ ہے

احتساب قادیانیت جلد دوم

مجموعہ رسائل

شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ

عالمی مجلس کے مرکزی شعبہ نشرو اشاعت نے اکابرین امت کی رد قادیانیت پر نگارشات قلم کو یکجا کر کے احتساب قادیانیت کے نام سے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

احتساب قادیانیت جلد اول جو مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے ۱۲ رسائل پر مشتمل ہے اس کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

اب احتساب قادیانیت جلد دوم شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے رد قادیانیت پر دس رسائل کو یکجا کر کے شائع کیا ہے۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے دس رسائل جو احتساب قادیانیت جلد دوم میں یکجا کئے ہیں ان کے نام یہ ہیں:

ختم نبوت‘ شرائط نبوت‘ حضرات صوفیاء کرام اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پر مرزائیوں کا بہتان و افتراء‘ الاعلام ۔ بمعنی الوحی والکشف والالہام‘ حیات عیسیٰ علیہ السلام‘ القول المحکم فی نزول ابن مریم‘ لطائف الحکم فی نزول ابن مریم مع ظہور مہدی‘ اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف‘ دعاوی مرزا‘ مسلمان کون کافر کون؟

کتاب کے کل صفحات ساڑھے پانچ سو‘ کاغذ عمدہ سفید‘ کمپیوٹرائزڈ کتابت‘ طباعت انتہائی اعلیٰ‘ ٹائٹل چار رنگ‘ جلد ڈائی دار مضبوط و خوبصورت‘ قیمت ڈیڑھ سو روپے =/۱۵۰

احتساب قادیانیت جلد اول ۱۰۰ روپے‘ احتساب قادیانیت جلد دوم ۱۵۰ روپے

رقم کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے وی پی نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون نمبر 514122

(نوٹ) مجلس کے تمام مقامی دفاتر سے بھی کتاب دستیاب ہے

REGD. NO. 33-180

فرمایا کریم ہادی ﷺ
لا نبی بعدی

ختمِ نبوّت کانفرنس

سولہویں سالانہ
دو روزہ

۲، ۳ اکتوبر ۹۷ء جمعرات، جمعہ
۲۹، ۳۰ جمادی الاوّل ۱۴۱۸ھ

مسلم کالونی ربوہ
صدّیق آباد

زیر سرپرستی:
مخدوم المشائخ
حضرت مولانا خان محمّد صاحب مدظلہٗ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوّت

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائینگے

کانفرنس میں بعد عصر تا مغرب فتنۂ قادیانیت کے متعلق سوال و جواب کی محفل منعقد ہوگی جس میں ہر شخص کو تحریری سوال کرنے کی اجازت ہوگی۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب جواب دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوّت پاکستان ملتان

فون: ملتان: ۵۱۴۱۲۲
کراچی: ۷۷۸۰۳۳۷